ہدایۃ النحو کی اردو شرح

مفتی محمد طاہر رضا قادری
مدرس شعبہ درس نظامی و شعبہ تخصص فی الفقہ
جامعہ قادریہ سیدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمن الرّحیم

مجرور مضاف الیہ صفت صفت

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ.

مبتداء مجرور صفت مضاف الیہ مبتداء مجرور

تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا اور بہترین انجام پرہیز گاروں کے لیے

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

مبتداء معطوف جار مجرور بدل معطوف معطوف تاکید

اور درود و سلام ہو اس کے رسول محمد پر اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر

تشریح اس عبارت میں مصنف نے حمد و صلاۃ کا ذکر کیا ہے اور متقین کے لیے بہترین انجام کا ذکر کیا ہے

سوال مصنف نے تسمیہ کے بعد حمد سے کتاب کا آغاز کیوں کیا؟

جواب اس کی پانچ وجوہات ہیں

1. کتاب اللہ کی اقتداء کرتے ہوئے
2. حدیث پر عمل کرتے ہوئے
3. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **كل امر ذى بال لم يبدء بحمد فهو اقطع** ہر وہ کام جس کی ابتداء حمد سے نہ کی گئی وہ نامکمل ہے

4. اسلاف کے طریقہ پر چلتے ہوئے کہ ہمارے بزرگان دین بھی ایسا ہی کرتے تھے
5. اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہ شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے
6. اور حمد کے متعلق احادیث میں جو فضائل آئے وہ حاصل کرنے کے لیے

سوال حمد کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب اختیار خوبی پر زبان سے تعریف کو حمد کہتے ہیں جیسے علم، مہارت، تدریس وغیرہ پر تعریف

سوال مدح کی تعریف کریں

جواب غیر اختیاری خوبی پر زبان سے تعریف کو مدح کہتے ہیں جیسے حسن، ذہانت وغیرہ

سوال **رب العالمین** کا اعراب بیان کریں

جواب **رب** کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں

اللہ کی صفت ہو تو مجرور

اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ ہو تو منصوب

ھو ضمیر مقدر کی خبر ہو تو مرفوع پڑھیں گے

سوال **و العاقبة للمتقين** کا جملہ کس لیے مصنف نے ذکر کیا؟

جواب جب **رب العالمین** کہا تو کسی کو یہ خیال آسکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سب کی آخرت بہتر کرے گا کیونکہ وہ رب العالمین ہے اس خیال کو دور کرنے کے لیے کہا کہ سب کی آخرت بہتر

نہیں ہو گی بلکہ جو متقی ہوں گے انہی کی آخرت بہترین ہو گی

سوال متقی کسے کہتے ہیں

جواب متقی کا لغوی معنی بچناہے اور اصطلاحی معنی ہے انسان کا اس فعل یا ترک فعل سے بچنا جس کی وجہ سے وہ جھنم کا مستحق ہو سکتا ہے

سوال حمد کے بعد صلاۃ و سلام کا ذکر کیوں کیا؟

جواب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

اور اللہ تعالیٰ نے صلاۃ کے بعد سلام کا حکم دیا

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(56)

سوال صلاۃ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں

جواب صلاۃ کا لغوی معنی دعا ہے

اور اصطلاحی معنی اللہ کی صلاۃ سے مراد رحمت ہے اور فرشتوں کی صلاۃ سے مراد استغفار ہے اور مومنین کی صلاۃ سے مراد دعا ہے اور جانوروں کی صلاۃ سے مراد تسبیح ہے

سوال آل سے کیا مراد ہے؟

جواب آل کا ایک معنی اولاد و اھل بیت ہے اور دوسرا معنی قوم ہے جیسے آل فرعون آل موسی

سوال آل اصل میں کیا تھا؟

جواب آل اصل میں اول تھا واؤ کو الف سے بدل دیا تو آل ہو گیا

سوال آل نبی سے کیا مراد ہے؟

جواب آل نبی کا ایک معنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ھاشم کی اولاد ہے جن پر صدقہ واجبہ حرام ہے

اور دوسرا معنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر متقی پرہیز گار امتی

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد کل تقی

سوال صحابی کی تعریف کیا ہے؟

جواب صحابی وہ شخص ہے جو ایمان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی صحبت سے سرفراز ہوا اور اسلام پر ہی خاتمہ ہوا

أَمّا بَعْدُ فَهَذَامُخْتَصَرٌ مَضْبُوطٌ فِي النَّحْوِ جَمَعْتُ فِيهِ مُهِمّاتِ النَّحْوِ

شرط قائم مقام مبتدا مبتداء خبر خبر جار مجرور ماضی معروف جار مجرور مفعول بہ مضاف الیہ،

بہر حال (حمد وصلاۃ) کے بعد تو یہ مختصر ہے محفوظ ہے نحو کے بارے میں، میں نے اس میں نحو کی اہم باتوں کو جمع کیا

عَلَى تَرْتِيبِ الْكَافِيَةِ مَبُوّبًا وَمُفَصّلًا بِعِبَارَةٍ وَاضِحَةٍ مَعَ إِيرَادِ الْأَمْثَلِةِ

جار مجرور مضاف الیہ حال معطوف جار مجرور صفت مفعول فیہ مضاف الیہ مضاف الیہ،

کافیہ کی ترتیب پر باب بنا کر اور فصلیں بنا کر واضح عبارت کے ساتھ مثالوں کو لانے کے ساتھ

فِي جَمِيعِ مَسَائِلِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلْأَدِلّةِ وَالْعِلَلِ

جار مجرور مضاف الیہ جار مجرور مضاف الیہ جار مجرور معطوف،

ان کے تمام مسائل میں دلائل اور علتوں کے درپے ہوئے بغیر

لِئَلَّاّ يُشَوِّشَ ذِهْنَ الْمُبْتَدِي عَنْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ وَسَمّيْتُه بِ"هِدَايَةِ النَّحْوِ"

جار ناصبہ مضارع معروف مفعول بہ مضاف الیہ مجرور مضاف الیہ ماضی معروف مجرور مضاف الیہ

تاکہ ابتدائی طالب علم کا ذہن پریشان نہ ہو مسائل کو سمجھنے سے اور میں نے اس کا نام ھدایت النحو رکھا

رَجَاءَ أَنْ يَهْدِيَ اللّه تَعَالَى بِهِ الطَّالِبِينَ

مفعول لہ مضارع معروف فاعل ماضی معروف جار مجرور مفعول بہ

اس امید سے کہ ھدایت دے اللہ تعالی اس کے ذریعے طلباء کو

ورَتَّبْتُه عَلَى مُقَدَّمَةٍ وَثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ بِتَوْفِيقِ الْمَلِكِ الْعَزِيزِ الْعَلَّاّمِ

ماضی معروف جار مجرور معطوف مضاف الیہ جار مجرور مضاف الیہ صفت صفت،

اور میں نے اس کو ایک مقدمہ اور تین قسموں پر ترتیب دیا غالب علم والے بادشاہ کی توفیق سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے ہدایت النحو کی کتاب کی دس خوبیاں، وجہ تسمیہ یعنی نام رکھنے کی وجہ بیان کی ہے اور کتاب کے مسائل کی تریب کا ذکر کیا ہے

سوال ہدایت النحو کتاب کی دس خوبیاں بیان کریں

جواب ۱۔یہ کتاب مختصر ہے ۲۔اس میں غیر ضروری باتیں نہیں

۳۔نحو کے اہم مسائل ہیں ۴۔کافیہ کتاب کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے

۵۔ابواب بنائے گئے ہیں ۶۔ فصلیں بھی بنائی گئی ہیں

۷۔آسان عبارت ہے ۸۔مثالیں بھی ذکر کی گئی ہیں

۹۔دلائل بیان نہیں کیے ۱۰۔علتیں بیان نہیں کیں

سوال مصنف نے کتاب کا نام ہدایت النحو کیوں رکھا؟

جواب ہدایت النحو کا معنی ہے نحو کی رہنمائی مصنف نے کتاب کا نام ہدایت النحو کا نام اس لیے رکھا کہ طلبا کو اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعے نحو سیکھنے کے بعد ہدایت عطا فرمائے

سوال مصنف نے کتاب میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی ہیں ؟

جواب مصنف نے کتاب میں چار چیزیں بیان کی ہیں مقدمہ

پہلی قسم اسم کے بیان میں دوسری قسم فعل کے بیان میں

تیسری قسم حرف کے بیان میں

امَا الْمُقَدَّمِة فَفَی الْمَبَادی التّی یجَبُ تَقْدِیمُها

مبتداء جار مجرور اسم موصول مضارع معروف فاعل

بہر حال مقدمہ تو ان بنیادی باتوں کے بیان میں ہے جن کو پہلے لانا ضروری ہوتا ہے

لِتَوَقُّفِ الْمَسَائِلِ عَلیها فَفیها فُصُولٌ ثَلاَثَةٌ ،

جار مجرور مضاف الیہ جار مجرور جار مجرور مبتداء مؤخر صفت

مسائل کے ان پر موقوف ہونے کی وجہ سے تو اس میں تین فصلیں ہیں

تشریح اس عبارت میں مصنف نے مقدمہ کا معنی اور اس کے اجزا بیان کیے ہیں

سوال مقدمہ کا لغوی معنی بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ مقدمہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں تعریفات بمع امثلہ قلم بند کریں

جواب: مقدمہ کا معنی ہے لشکر کا اگلا حصہ، لشکر کا اگلا حصہ، پورے لشکر کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے اسی طرح کتاب کا مقدمہ بھی پوری کتاب کا سمجھنا آسان کر دیتا ہے اس لیے کتاب کے شروع میں بیان کی جانے والی بنیادی باتوں کو مقدمہ کہا جاتا ہے

مقدمہ کی اقسام

مقدمہ کی دو قسمیں ہیں۔ مقدمۃ العلم مقدمۃ الکتاب

مقدمۃ العلم: وہ بنیادی باتیں جن کو سمجھے بغیر اس علم کو سمجھنا ممکن نہ ہو جیسے علم فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض

مقدمۃ الکتاب: وہ بنیادی باتیں جن کو سمجھنے سے کتاب کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے جیسے تعریفات

سوال مقدمہ میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب: مقدمہ میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں

(1)علم نحو کی تعریف۔ موضوع۔ غرض وغایت

(2)کلمہ کی تعریف اور اقسام (3)کلام کی تعریف واقسام

النَّحْو عِلْمٌ بِأُصُولٍ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ

مبتداء خبر مضارع مجہول نائب فاعل مضاف الیہ مضاف الیہ صفت

نحو ایسے اصول کو جاننا ہے جن کے ذریعے تین کلموں کے آخر کے احوال پہچانے جاتے ہیں

مِنْ حَيْثُ الْإِعْرَابُ وَالْبِنَاءُ ، وَكَيْفِيَّةُ تَرْكِيبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ

جار مجرور مضاف الیہ معطوف ، معطوف مضاف الیہ مضاف الیہ مفعول فیہ مضاف الیہ،

معرب مبنی ہونے کی حیثیت سے ا ور ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملانے کا طریقہ پہچانا جاناہے

وَالْغَرَضُ مِنْهُ صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنْ الْخَطَأِ اللَّفْظِيِّ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ

مبتداء جار مجرور خبر مضاف الیہ جا ر مجرور صفت جار مجرور مضاف الیہ

اور اس سے غرض ذہن کو بچاناہے کلام عرب میں لفظی غلطی سے

وَمَوْضُوعه الْكَلِمَةُ وَالْكَلَامُ

مبتداء خبر معطوف،

اس کا موضوع کلمہ اور کلام ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض بیان کی ہے

سوال نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں

جواب۔ علم نحو کی تعریف۔ ایسے اصول کو جاننا جن کے ذریعے تین کلموں کے آخر کے احوال معلوم ہوں معرب اور مبنی ہونے کی حیثیت سے اور ان میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو

علم نحو کی غرض ذہن کو کلامِ عرب میں لفظی غلطی سے بچانا

علم نحو کا موضوع **کلمہ اور کلام**

فَصْلٌ: الْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ

خبر　مبتداء　خبر　ماضی مجہول جار مجرور صفت،

کلمہ ایسا لفظ ہے　جو ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا

وَهِيَ مُنْحَصِرَةٌ فِي ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ، اسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ

مبتداء　خبر　جار مجرور مضاف الیہ،　خبر　معطوف　معطوف

اور وہ رک جاتا ہے تین قسموں میں　اسم اور فعل اور حرف

تشریح اس عبارت میں مصنف نے کلمہ کی تعریف اور اس کی اقسام کا ذکر کیا ہے

سوال کلمہ کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ کلمہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب کلمہ کی تعریف: وہ اکیلا لفظ جو ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ (1)اسم (2)فعل (3)حرف

لِأَنَّهَا إِمّا أَنْ لَا تَدُلّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا وَهُوَ الْحَرْفُ،

حرف مشبہ مضارع معروف جار مجرور جار مجرور مبتداء خبر

اس لیے کہ وہ یا یہ کہ دلالت نہیں کرے گا کسی معنی پر خود اور وہ حرف ہے

أَوْ تَدُلّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا وَيَقْتَرِنَ مَعْنَاهَا بِأَحَدِ الْأَزْمِنَةِ الثَّلَاثَةِ وَهُوَ الْفِعْلُ،

مضارع معروف جار مجرور جار مجرور مضارع معروف فاعل جار مجرور مضاف الیہ صفت مبتداء خبر

یا وہ کسی معنی پر خود دلالت کرے گا اور اس کا معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہو گا اور وہ فعل ہے

أَوْ تَدُلّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا وَلَمْ يَقْتَرِنْ مَعْنَاهَا بِهِ وَهُوَ الِاسْمُ

. عطف مضارع معروف جار مجرور جار مجرور نفی جحد معروف فاعل جار مجرور مبتداء خبر

یا کسی معنی پر خود دلالت کرے گا اور اس کا معنی اس کے ساتھ نہیں ملا ہو گا اور وہ اسم ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی وجہ حصر بیان کی ہے

سوال کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی وجہ حصر بیان کریں

جواب: کلمہ دو حال سے خالی نہیں یا تو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے گا یا نہیں اگر نہیں تو حرف ہے اگر اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے گا تو دو حال سے خالی نہیں یا تو کلمہ کسی زمانے کے ساتھ ملا ہوا ہو گا یا نہیں اگر ملا ہوا ہو گا تو فعل ہے اگر ملا ہوا نہیں تو اسم ہے

فَحَدُّ الِاسْمِ: كَلِمَةٌ تَدُلّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا غَيْرَ مُقْتَرِنٍ

مبتداء مضاف الیہ خبر مضارع معروف جار مجرور جار مجرور حال مضاف الیہ

تو اسم کی تعریف ایسا کلمہ ہے جو دلالت کرتا ہے کسی معنی پر خود اس حال میں کہ وہ ملا نہ ہو

بِأَحَدِ الْأَزْمِنَةِ الثَّلَاثَةِ أَعْنِي: الْمَاضِيَ وَالْحَالَ وَالِاسْتِقْبَالَ كَرَجُلٍ وَعِلْمٍ

جار مجرور مضاف الیہ صفت مضارع معروف مفعول بہ معطوف معطوف جار مجرور معطوف،

تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ میری مراد گزرا اور موجودہ اور آئندہ ہے جیسے مرد اور جاننا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کی تعریف بیان کی ہے

سوال اسم کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے **رجل** (مرد) **علم** (جاننا)

وَعَلَامَتُهُ صِحّةُ الْإِخْبَارعَنهُ نَحْوُ: زَيْدٌ قَائِمٌ، وَالْإِضَافَةُ نَحْوُ: غُلَامُ زَيْدٍ

مبتداء خبر مضاف الیہ جار مجرور خبر مبتداء خبر معطوف خبر مضاف الیہ

اور اس کی نشانی، اس کے متعلق خبر دینے کا صحیح ہونا ہے جیسے زید کھڑا ہے اور مضاف ہونا ہے جیسے زید کا غلام

وَدُخُولُ لَامِ التَّعْرِيفِ كَالرَّجُلِ، وَالْجَرِّ وَالتَّنْوِينِ نَحْوُ: بِزَيْدٍ، وَالتَّثْنِيَةُ

معطوف مضاف الیہ مضاف الیہ جار مجرور معطوف معطوف خبر جار مجرور معطوف

اور لام تعریف کا داخل ہونا ہے جیسے الرجل اور جر اور تنوین کا جیسے بزید (زید کے ساتھ) اور تثنیہ

وَالْجَمْعُ وَالنَّعْتُ وَالتَّصْغِيرُ وَالنِّدَاءُ فَإِنّ كُلَّ هذِهِ خَوَاصُّ الِاسْمِ،

معطوف معطوف معفوف معطوف حرف مشبہ اس کا اسم مضاف الیہ خبر مضاف الیہ

اور جمع اور موصوف ہونا اور مصغر ہونا اور نداء تو بے شک یہ تمام اسم کے خواص ہیں

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کی دس نشانیاں بیان کی ہیں

سوال: اسم کی علامات کتنی اور کون کون سی ہیں

جواب اسم کی دس نشانیاں ہیں

(1) مسند الیہ ہونا جیسے **زید قائم** (2) مضاف ہونا جیسے **غلام زید**

(3)لام تعریف کا داخل ہونا جیسے **الرجل** (4)جر کا داخل ہونا جیسے **بزید**

(5)تنوین کا داخل ہونا جیسے **زید** (6)تثنیہ ہونا جیسے **رجلان**

(7)جمع ہونا جیسے **رجال** (8)موصوف ہونا جیسے **رجل عالم**

(9)مصغر ہونا جیسے **قریش** (10)منادی ہونا جیسے **یا رجل**

وَمَعْنَى الْإِخْبَارِ عَنْهُ أَنْ يَكُونَ مَحْكُومًا عَلَيْهِ لِكَوْنِهِ فَاعِلًا أَوْ مَفْعُولًا أَوْ مُبْتَدَأً،

مبتداء مضاف الیہ جار مجرور ناصبہ فعل ناقص خبر جار مجرور جار مجرور کون کی خبر معطوف معطوف

اور اس کے متعلق خبر دینے کا معنی یہ ہے کہ وہ محکوم علیہ ہو اس کے فاعل یا مفعول یا مبتداء ہونے کی وجہ سے

وَيُسَمّى اِسْمًا لِسِمْوِهِ عَلَى قَسِيمَيْهِ لَا لِكَوْنِهِ وَسْمًا عَلَى الْمَعْنَى

مضارع مجہول مفعول بہ جار مجرور جار مجرور عطف جار مجرور کون کی خبر جار مجرور

اور اس کے اپنی دو قسیموں پر بلند ہونے کی وجہ سے اسم کا نام دیا جاتا ہے نہ کہ اس کے معنی پر نشانی ہونے کی وجہ سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اخبار عنہ کا معنی اور اسم کی وجہ تسمیہ بیان کی ہے

سوال اخبار عنہ کا مطلب بیان کریں

جواب اخبار عنہ کا مطلب ہے محکوم علیہ ہونا اور محکوم علیہ کا مطلب ہے کہ اسم فاعل ہو یا نائب فاعل ہو یا مفعول ہو یا مبتداء ہو صرف اسم ہی فاعل نائب فاعل مفعول اور مبتداء ہوتا ہے فعل اور

حرف فاعل نائب فاعل مفعول اور مبتداء نہیں ہوتے

سوال اسم کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب اسم کو اسم اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اسم کا معنی ہوتا ہے بلند ہونا اور اسم بھی فعل اور حرف پر بلند ہوتا ہے اس لیے اسم کو اسم کہا جاتا ہے اس لیے کہ اسم مسند اور مسند الیہ ہوتا ہے جبکہ فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ

اس سے معلوم ہوا کہ اسم بلند ہوتا ہے

وَحَدُّ الْفِعْلِ: كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا دَلَالَةً مُقْتَرِنَةً

مبتداء مضاف الیہ خبر مضارع معروف جار مجرور جار مجرور مفعول مطلق صفت

اور فعل کی تعریف ایسا کلمہ ہے جو دلالت کرتا ہے کسی معنی پر خود ایسی دلالت جو ملنے والی ہو

بِزَمَانِ ذَلِكَ الْمَعْنَى كَضَرَبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ

جار مجرور مضاف الیہ مشار الیہ جار ماضی معروف مضارع معروف امر معروف،

اس معنی کے زمانہ کے ساتھ جیسے ضرب (اس نے مارا) یضرب (وہ مارتا ہے یا مارے گا) اضرب (تو مار)

تشریح اس عبارت میں مصنف نے فعل کی تعریف بیان کی ہے

سوال فعل کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی

ایک زمانہ کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضرب یضرب اِضرب تمیز

وَعَلَامَتُهُ أَنْ يَصِحَّ الْإِخْبَارُ بِهِ لَا عَنْهُ ، وَدُخُولُ قَدْ وَالسِّينِ

مبتداء ناصبہ مضارع معروف فاعل جار مجرور عطف جار مجرور معطوف مضاف الیہ معطوف

اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ذریعے خبر دینا صحیح ہو نہ کہ اس کے متعلق اور قد کا داخل ہونا اور سین کا

وَسَوْفَ وَالْجَزْمُ وَالتَّصْرِيفُ إِلَى الْمَاضِي وَالْمُضَارِعِ، وَكَوْنُهُ أَمْرًا أَوْ نَهْيًا،

معطوف معطوف معطوف معطوف جا ر مجرور معطوف معطوف کون کی خبر معطوف

اور سوف کا اور جزم کا اور ماضی و مضارع کی طرف گردان کرنا اور اس کا امر یا نھی ہونا

وَاتِّصَالُ الضَّمَائِرِ الْبَارِزَةِ الْمَرْفُوعَةِ نَحْوَ: ضَرَبْتُ، وَتَاءِ التَّأْنِيثِ السَّاكِنَةِ

معطوف مضاف الیہ صفت صفت خبر ماضی معروف معطوف مضاف الیہ صفت

اور ضمائر بارزہ مرفوعہ کا ملنا جیسے ضربت اور تانیث کی ساکن تاء کا

نَحْوَ: ضَرَبَتْ، وَنُونَيِ التَّأْكِيد فَإِنّ كُلَّ هَذِهِ خَوَاصُّ الْفِعْلِ

خبر ماضی معروف معطوف مضاف الیہ مشبہ بالفعل اسم مضاف الیہ خبر مضاف الیہ،

جیسے ضربت اور تاکید کے دونوں نونوں کا تو بے شک یہ تمام فعل کے خواص ہیں

تشریح اس عبارت میں مصنف نے فعل کی بارہ نشانیاں بیان کی ہیں

سوال فعل علامات کتنی اور کون کون سی ہیں؟

جواب فعل کی بارہ نشانیاں ہیں

(1)مسند ہونا (2)قد ہونا (3)سین ہونا (4)سوف ہونا

(5)جزم ہونا (6)ماضی کی گردان ہونا (7) مضارع کی گردان ہونا

(8)امر ہونا (9)نھی ہونا (10)ضمیر بارز مرفوع متصل ہونا

(11)تائے تانیث ساکنہ کا متصل ہونا (12)نون تاکید ثقیلہ یانون تاکید خفیفہ کا متصل ہونا

وَمَعْنَى الْإِخْبَارِ بِهِ أَنْ يَكُونَ مَحْكُومًا بِهِ، وَيُسَمّى فِعْلًا بِاسْمِ أَصْلِهِ

مبتداء مضاف الیہ ناصبہ فعل ناقص فعل ناقص کی خبر مضارع مجہول مفعول بہ جار مجرور مضاف الیہ

اور اس کے ذریعے خبر دینے کا معنی یہ ہے کہ وہ محکوم بہ ہو اور وہ اپنی اصل کے نام کے ساتھ فعل کہلایا جاتا ہے

وَهُوَ الْمَصْدَرُ لِأَنّ الْمَصْدَرَ هُوَ فِعْلُ الْفَاعِلِ حَقِيقَةً،

مبتداء خبر مشبہ بالفعل ان کا اسم مبتداء خبر مضاف الیہ تمیز

اور وہ مصدر ہے اس لیے کہ مصدر ہی حقیقت میں فاعل کا فعل ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اخبار بہ کا معنی اور فعل کی وجہ تسمیہ بیان کی ہے

سوال اخبار بہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اخبار بہ کا مطلب ہے محکوم بہ ہونا اور محکوم بہ کا مطلب ہے کہ کلمہ یا تو خبر ہو یا ایسا مبتداء ہو جس کی خبر نہ ہو بلکہ فاعل یا نائب فاعل ہو

سوال فعل کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب فعل کا مطلب ہے معنی مصدری اور فعل معنی مصدری پر مشتمل ہوتا ہے اس لیے فعل کو فعل کہتے ہیں معنی مصدری کا مطلب ہے کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا وغیرہ

وَحَدُّ الْحَرْفِ: كَلِمَةٌ لَا تَدُلُّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا بَلْ تَدُلُّ عَلَى مَعْنًى

مبتداء مضاف الیہ خبر مضارع منفی معروف جار مجرور جار مجرور عطف مضارع معروف جار مجرور

اور حرف کی تعریف ایسا کلمہ ہے جو کسی معنی پر خود دلالت نہیں کرتا بلکہ دلالت کرتا ہے کسی معنی پر

فِي غَيْرِهَا، نَحْوُ: مِنْ فَإِنّ مَعْنَاهَا الِابْتِدَاءُ وَهِيَ لَا تَدُلُّ عَلَيْهِ

جار مجرور خبر مضاف الیہ مشبہ بالفعل اسم خبر مبتداء مضارع معروف

اپنے غیر میں جیسے من تو بے شک اس کا معنی ابتداء ہے اور وہ اس پر دلالت نہیں کرتا

إِلَّا بَعْدَ ذِكْرِ مَا مِنْهُ الِابْتِدَاءُ كَالْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ مَثَلًا، تَقُولُ

مفعول فیہ مضاف الیہ مبتداء مؤخر معطوف مفعول مطلق مضارع معروف

مگر اس چیز کے ذکر کے بعد جس سے ابتداء ہے جیسے بصرہ اور کوفہ مثال کے طور پر تو کہے گا

سِرْتُ مِنْ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ، وَعَلَامَتُهُ أَنْ لَا يَصِحَّ الْإِخْبَارُ عَنْهُ وَلَا بِهِ،

ماضی معروف جار مجرور جار مجرور، مبتداء مضارع معروف فاعل

میں بصرہ سے کوفہ تک چلا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے متعلق خبر دینا صحیح نہیں ہوتا اور نہ اس کے ذریعے

وَأَنْ لَا يَقْبَلَ عَلَامَاتِ الْأَسْمَاءِ وَلَا عَلَامَاتِ الْأَفْعَالِ

ناصبہ مضارع منفی معروف مفعول بہ مضاف الیہ عطف معطوف مضاف الیہ

اور یہ ہے کہ وہ اسم کی نشانیوں کو قبول کرتا ہے اور نہ فعل کی نشانیوں کو

تشریح اس عبارت میں مصنف نے حرف کی تعریف اور علامت بیان کی ہے

سوال حرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب حرف وہ کلمہ ہے جو بذات خود اپنے معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ دوسرے کلمہ کا محتاج ہو جیسے من

اس کا معنی ابتداء ہے مگر ابتداء کی سمجھ تب آئے گی جب من کے ساتھ البصرۃ یا الکوفۃ وغیرہ لگے گا یعنی البصرۃ یا الکوفۃ وغیرہ کے ملنے سے پتہ چلے گا کہ چلنے کی ابتداء بصرہ یا کوفہ وغیرہ سے ہوئی

سوال حرف کی علامت بیان کریں

جواب حرف کی نشانی یہ ہے کہ حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ نہ اسم کی نشانیوں کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی فعل کی نشانیوں کو قبول کرتا ہے

وَلِلْحَرْفِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ فَوَائِدُ، كَالرَّبْطِ بَيْنَ الِاسْمَيْنِ نَحْوُ: زَيْدٌ فِي الدَّارِ

جار مجرور جار مجرور مضاف الیہ مبتداء مؤخر جار مجرور مفعول فیہ مضاف الیہ خبر مبتداء جار مجرور

اور کلام عرب میں حرف کے کئی فائدے ہیں جیسے دو اسموں کے درمیان ربط (ملانا) جیسے زید گھر میں ہے

وَالْفِعْلَيْنِ نَحْوَ: أُرِيدَ أَنْ تَضْرِبَ، أَوْ اسْمٍ وَفِعْلٍ كَضَرَبْتُ بِالْخَشَبَةِ،

معطوف خبر مضارع معروف ناصبہ مضارع معروف معطوف معطوف جار ماضی معروف جار مجرور

اور دو فعلوں کے درمیان جیسے میں چاہتا ہوں کہ تو مارے یا ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان جیسے میں نے لکڑی کے ساتھ مارا

أَوْ الْجُمْلَتَيْنِ نَحْوُ :إِنْ جَاءَنِي زَيْدٌ أَكْرَمْتُهُ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ الْفَوَائِدِ

معطوف خبر ماضی معروف فاعل ماضی معروف معطوف مضاف الیہ جار مجرور

یا دو جملوں کے درمیان جیسے اگر زید میرے پاس آیا تو میں اس کی عزت کروں گا اور ان کے علاوہ فائدے

الّتِي تَعْرِفُهَا فِي الْقِسْمِ الثَّالِثِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

. مضارع معروف صفت ماضی معروف، فاعل

جن کو تو تیسری قسم میں پہچان لے گا اگر اللہ نے چاہا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے حرف کے چار فوائد کو مثالوں کے ساتھ بیان کیا ہے

سوال حرف کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: حرف کے بہت فوائد ہیں مصنف نے چار فائدے بیان کئے ہیں

(1)دو اسموں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **زید فی الدار**۔

(2)دو فعلوں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **ارید ان تنصر**

(3)اسم اور فعل کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **نصرت بالعلم**

(4)دو جملوں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **ان جاءنی زید فاکرمته**

وَيُسَمّى حَرْفًا لِوُقُوعِهِ فِي الْكَلَامِ حَرْفًا أَيْ: طَرَفًا

مضارع مجہول مفعول بہ جار مجرور جار مجرور مفعول بہ حرف تفسیر، تفسیر

اور اس کو حرف کا نام دیا جاتا ہے اس کے کلام میں حرف یعنی کنارے میں واقع ہونے کی وجہ سے

إِذْ لَيْسَ مَقْصُودًا بِالذَّاتِ مِثْلَ الْمُسْنَدِ وَالْمُسْنَدِ إِلَيْهِ..

برائے تعلیل فعل ناقص خبر جار مجرور صفت مضاف الیہ معطوف

اس لیے کہ وہ بالذات مقصود نہیں ہوتا مسند اور مسند الیہ کی طرح

تشریح اس عبارت میں مصنف نے حرف کی وجہ تسمیہ بیان کی ہے

سوال حرف کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب: حرف کا معنی طرف یا کنارہ ہوتا ہے اور حرف بھی طرف میں واقع ہوتا ہے اس لیے اس کو حرف کہتے ہیں

طرف میں واقع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حرف فعل اور اسم کی طرح مسند اور مسند الیہ واقع نہیں ہوتا

فَصْلٌ: الْكَلَامُ: لَفْظٌ تَضَمّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْإِسْنَادِ،

خبر مبتداء خبر ماضی معروف مفعول بہ جار مجرور

فصل ہے کلام ایسا لفظ ہے جو دو کلموں کو اسناد کے ساتھ شامل ہو

وَالْإِسْنَادُ نِسْبَةُ إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ إِلَى الْأُخْرَى بِحَيْثُ تُفِيدُ الْمُخَاطَب فَائِدَةً تَامّةً

مبتداء خبر مضاف الیہ مضاف الیہ جار مجرور جار مجرور مضارع معروف مفعول بہ مفعول مطلق صفت

اور اسناد، دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی نسبت ہے اس طرح کہ وہ مخاطب کو پورا فائدہ دے

يَصِحّ السُّكُوتُ عَلَيْهَا نَحْوَ: زَيْد قَائِمٌ وَقَامَ زَيْدٌ، وَيُسَمّى جُمْلَةً،

مضارع معروف فاعل جار مجرور خبر مبتداء خبر ماضی معروف فاعل مضارع مجہول مفعول بہ،

جس پر خاموش ہونا درست ہوتا ہے جیسے زید کھڑا ہے اور زید کھڑا ہوا اور اس کو جملہ کا نام دیا جاتا ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے کلام کی تعریف اور اسناد کی تعریف بیان کی ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ کلام کا دوسرا نام جملہ ہے

سوال کلام کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ کلام کے اور نام کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: کلام وہ لفظ ہے جو دو کلموں کو شامل ہو اسناد کے ساتھ

کلام کے دو نام اور بھی ہیں۔ (1)مرکب مفید (2)جملہ

سوال اسناد سے مراد کیا ہے؟

جواب **اسناد کی تعریف**۔دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کلمہ کی طرف نسبت کرنا اس طرح کہ مخاطب کو مکمل فائدہ دے مکمل فائدے کا مطلب ہے کہ دو کلموں پر خاموش ہو جانا درست ہو جیسے **زید قائم**(زید کھڑا ہے) **قام زید** (زید کھڑا ہوا(

فَعُلِمَ أَنّ الْكَلَامَ لَا يَحْصُلُ إِلَّاّ مِنْ اسْمَيْنِ نَحْو: زَيْد قَائِمٌ وَيُسَمّى جُمْلَةً اسْمِيّةً،

ماضی مجہول حرف مشبہ بالفعل کا اسم مضارع منفی معروف مجرور خبر مبتداء خبر مضارع مجہول مفعول بہ صفت

تو معلوم ہوا کہ کلام نہیں حاصل ہوتا مگر دو اسموں سے جیسے زید کھڑا ہے اور اس کو جملہ اسمیہ کا نام دیا جاتا ہے

أَوْ مِنْ فِعْلٍ وَاسْمٍ نَحْو: قَامَ زَيْدٌ وَيُسَمّى جُمْلَةً فِعْلِيّةً؛

مجرور معطوف خبر ماضی معروف فاعل مضارع مجہول مفعول بہ صفت

یا ایک فعل اور ایک اسم سے جیسے زید کھڑا ہوا اور اس کو جملہ فعلیہ کا نام دیا جاتا ہے

إِذْ لَا يُوجَدُ الْمُسْنَدُ وَالْمُسْنَدُ إِلَيْهِ مَعًاً فِي غَيْرِهِمَا وَلَا بُدّ لِلْكَلَامِ مِنْهُمَا،

برائے تعلیل مضارع مجہول نائب فاعل معطوف مفعول فیہ مجرور لائے نفی جنس اسم

اس لیے کہ نہیں پائے جاتے مسند اور مسند الیہ ایک ساتھ ان دو کے علاوہ میں اور کلام کے لیے وہ دونوں ضروری ہیں

تشریح اس عبارت میں مصنف نے بتایا ہے کہ کلام کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں اور یہ بتایا ہے کہ یہ دو قسمیں ہی کیوں ہیں؟

سوال کلام کتنے اور کون کون سے کلموں سے مل کر بنتا ہے؟

جواب کلام یا تو دو اسموں سے مل کر بنتا ہے جیسے زید قائم ایسے کلام کو جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے

یا کلام ایک فعل اور ایک اسم سے مل کر بنتا ہے جیسے قام زید ایسے کلام کو جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے

سوال جملہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ (1)جملہ اسمیہ (2)جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جو اسم سے شروع ہو جیسے **زید قائم**

جملہ فعلیہ: وہ جملہ جو فعل سے شروع ہو جیسے **قام زید**

سوال کلام کے لیے کتنی اور کون کون سی چیزیں ضروری ہیں؟

جواب کلام کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔(1)مسند الیہ (2)مسند

فَإِنْ قِيلَ: قَدْ نُوقِضَ بِالنِّدَاءِ نَحْو: يَا زَيْدُ، قُلْنَا: حَرْفُ النِّدَاءِ

ماضی مجہول ماضی مجہول خبر نداء منادی ماضی معروف مبتداء مضاف الیہ

تو اگر کہا جائے تحقیق نداء کے ساتھ اس کی مخالفت کی گئی جیسے اے زید تو ہم کہیں گے حرف نداء

قَائِمٌ مَقَامَ أَدْعُو وَ أَطْلُبُ وَ هُوَ الْفِعْلُ، فَلَا نَقْضَ عَلَيْهِ،

خبر مفعول فیہ مضارع معروف مضارع معروف مبتداء خبر لائے نفی جنس اسم

،ادعو اور اطلب کے قائم مقام ہے اور وہ فعل ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں

،وَإِذَا فَرَغْنَا مِنْ الْمُقَدِّمَةِ فَلْنَشْرَعْ فِي الْأَقْسَامِ الثَلْثَةِ وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ.

ماضی معروف مجرور امر معروف مجرور صفت مبتداء خبر معطوف

اور جب ہم مقدمہ سے فارغ ہوئے تو ہمیں چاہیے کہ تین قسموں میں شروع ہوں اور اللہ ہی توفیق دینے والا مدد کرنے والا ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے ایک اعتراض اور اس کا جواب بیان کیا ہے

اعتراض آپ نے کہا کہ کلام یا تو دو اسموں سے مل کر بنتا ہے یا ایک اسم اور ایک فعل سے مل کر بنتا ہے یہ بات درست نہیں اس لیے کہ یااللہ، یازید بھی کلام ہے اور یہ کلام ایک حرف اور ایک اسم سے مل کر بنا ہے؟

جواب یااللہ اور یازید ایک حرف اور ایک اسم سے مل کر نہیں بنا بلکہ ایک فعل اور ایک اسم سے مل کر بنا ہے اس لیے کہ لفظ یا، ادعو اور اطلب کی جگہ آیا ہے تو اصل میں یہاں ایک فعل اور ایک اسم ہے

الْقِسْمُ الْأَوّلُ: فِي الِاسْمِ وَقَدْ مَرّ تَعْرِيفُهُ، وَهُوَ يَنْقَسِمُ إِلَى الْمُعْرَبِ وَالْمَبْنِيّ، مبتدا

صفت مجرور ماضی معروف فاعل مبتدا مضارع معروف مجرور معطوف

پہلی قسم اسم میں اور تحقیق اس کی تعریف گزر چکی اور وہ معرب اور مبنی کی طرف تقسیم ہوتا ہے

فَلْنَذْكُرْ أَحْكَامَهُ فِي بَابَيْنِ وَخَاتِمَةٍ. الْبَابُ الْأَوّلُ فِي الِاسْمِ الْمُعْرَبِ

امر متکلم مفعول بہ مجرور معطوف مبتد اصفت مجرور صفت

تو ہم کو چاہیے کہ ذکر کریں ہم اس کے احکام کو دو بابوں اور ایک خاتمہ میں پہلا باب معرب اسم میں ہے

وَفِيهِ مُقَدّمَةٌ وَثَلَاثَةُ مَقَاصِدَ وَخَاتِمَةٌ، أَمّا الْمُقَدّمَةُ فَفِيهَا فُصُولٌ .

مبتدا موخر معطوف مضاف الیہ معطوف مبتدا مبتدا موخر

اور اس میں ایک مقدمہ ہے اور تین مقاصد ہیں اور ایک خاتمہ ہے بہر حال مقدمہ تو اس میں کئی فصلیں ہیں

تشریح اس عبارت میں مصنف نے یہ بیان کیا ہے کہ قسم اول میں کیا کیا بیان کیا گیا ہے

سوال کتاب میں کتنی قسمیں بیان کی گئی ہیں اور ان قسموں میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب کتاب میں تین قسمیں بیان کی گئی ہیں

پہلی قسم میں اسم کا بیان ہے اور دوسری قسم میں فعل کا بیان ہے اور تیسری قسم میں حرف کا بیان ہے

سوال پہلی قسم میں کیا کیا بیان کیا گیا ہے

جواب پہلی قسم میں دو باب اور ایک خاتمہ ہے پہلے باب میں اسم معرب اور اس کی قسموں کا بیان ہے اور

دوسرے باب میں مبنی اور اس کی قسموں کا بیان ہے اور خاتمہ میں معرفہ ونکرہ، مذکر ومونث، واحد تثنیہ جمع وغیرہ اسم کے لواحق بیان کیے گئے ہیں

سوال پہلے باب میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی ہیں؟

جواب پہلے باب میں ایک مقدمہ ہے تین مقاصد ہیں اور ایک خاتمہ ہے

سوال مقدمہ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب مقدمہ میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں اسم معرب کی تعریف کا بیان ہے دوسری فصل میں اسم معرب کے حکم، عامل، اعراب، محل اعراب کا بیان ہے اور تیسری فصل میں اسم کے اعراب کی نو قسموں کا بیان ہے اور چوتھی فصل میں اسم معرب کی دو قسموں منصرف اور غیر منصرف کا بیان ہے

سوال تین مقاصد میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب پہلے مقصد میں مرفوعات کا بیان ہے دوسرے مقصد میں منصوبات کا بیان ہے اور تیسرے مقصد میں مجرورات کا بیان ہے

سوال خاتمہ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب خاتمہ میں توابع کا بیان ہے

فَصْلٌ: فِي تَعْرِيفِ الِاسْمِ الْمُعْرَبِ وَهُوَ كُلُّ اِسْمٍ رُكِّبَ مَعَ غَيْرِهِ

خبر مجرور مضاف الیہ صفت مبتدا خبر مضاف الیہ ماضی مجہول مفعول فیہ مضاف الیہ

فصل ہے معرب اسم کی تعریف میں اور وہ ہر وہ اسم ہے جو دوسرے کے ساتھ ملایا گیا

وَلَا يُشْبِهُ مَبْنِيَّ الْأَصْلِ أَعْنِي: الْحَرْفَ وَالْأَمْرَ الْحَاضِرَ وَالْمَاضِيَ،

مضارع معروف مفعول بہ مضاف الیہ مضارع معروف مفعول بہ معطوف صفت معطوف

اور وہ مبنی الاصل کی طرح میری مراد حرف اور امر حاضر اور ماضی ہے

نَحْو: زَيْدٌ فِي قَامَ زَيْدٌ لَا زَيْدٌ وَحْدَهُ لِعَدَمِ التَّرْكِيبِ،

خبر مضاف الیہ ماضی معرف فاعل معطوف حال مجرور مضاف الیہ

جیسے قام زید میں زید نہ کہ صرف زید نہ ملانے کی وجہ سے

وَلَا هَؤُلَاءِ فِي قَامَ هَؤُلَاءِ لِوُجُودِ الشَّبَهِ وَيُسَمّى مُتَمَكِّنًا

معطوف ماضی معروف فاعل مجرور مضاف الیہ مضارع مجہول مفعول بہ

اور نہ قام ھؤلاء میں ھؤلاء مشابہت کے پائے جانے کی وجہ سے اور اس کو متمکن کا نام دیا جاتا ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے معرب کی تعریف اور مبنی الاصل چیزیں بیان کی ہیں اور اسم معرب کا دوسرا نام بیان کیا ہے

سوال معرب اور مبنی کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں

جواب معرب کا لغوی معنی ہے ظاہر کیا ہوا

اصطلاحی معنی: وہ اسم جو کسی دوسرے لفظ کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو

مبنی کا لغوی معنی: بنایا ہوا

اصطلاحی معنی: وہ اسم جو کسی دوسرے لفظ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو یا مبنی الاصل کے مشابہ ہو

سوال مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب مبنی الاصل تین چیزیں ہیں (1) فعل ماضی (2) امر حاضر معروف

(3) تمام حروف

سوال مبنی الاصل کے مشابہ کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں مبنی الاصل کے مشابہ ہوتی ہیں

فَصْلٌ: حُكْمُهُ أَنْ يَخْتَلِفَ آخِرُهُ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ اخْتِلَافًا لَفْظِيًّا

خبر مبتدا مضارع معروف فاعل مجرور مضاف الیہ مفعول مطلق صفت

فصل ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر مختلف ہوتا ہے عوامل کے مختلف ہونے سے لفظی اختلاف

نَحْوَ: جَاءَنِي زَيْدٌ وَ رَأَيْتُ زَيْدًا وَ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ، أَوْ تَقْدِيرِيًّا

خبر ماضی معروف فاعل ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف معطوف

جیسے میرے پاس زید آیا اور میں نے زید کو دیکھا اور میں زید کے پاس سے گزرا یا تقدیری اختلاف

نَحْوَ: جَاءَنِي مُوسَى وَ رَأَيْتُ مُوسَى وَ مَرَرْتُ بِمُوسَى

خبر ماضی معروف فاعل ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف مجرور

جیسے میرے پاس موسی آیا اور میں نے موسی کو دیکھا اور میں موسی کے پاس سے گزرا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے معرب کا حکم کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کی ہے

سوال معرب اور مبنی کا حکم بمع مثال بیان کریں

جواب معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر مختلف ہوتا ہے عوامل کے مختلف ہونے کے ساتھ

جیسے **جاءني زيد** **رأيت زيدا** **مررت بزيد**

مبنی کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر مختلف نہیں ہوتا عوامل کے مختلف ہونے کے ساتھ

جیسے **جاءني هؤلاء** **رأيت هؤلاء** **مررت بهؤلاء**

الْإِعْرَابُ مَا بِهِ يَخْتَلِفُ آخِرُ الْمُعْرَبِ،

مبتدا موصول مضارع معروف فاعل مضاف الیہ

اعراب وہ چیز ہے جس کے ساتھ معرب کا آخر مختلف ہوتا ہے

كَالضَّمَّةِ وَالْفَتْحَةِ وَالْكَسْرَةِ، وَالْوَاوِ وَالْأَلِفِ وَالْيَاءِ.

مجرور معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف

جیسے پیش اور زبر اور زیر اور واؤ اور الف اور یاء

وَإِعْرَابُ الِاسْمِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ رَفْعٌ وَنَصْبٌ وَجَرٌّ

مبتدا مضاف الیہ مجرور مضاف الیہ بدل معطوف معطوف

اور اسم کا اعراب تین قسموں پر ہے رفع اور نصب اور جر

وَالْعَامِلُ مَا بِهِ رَفْعٌ أَوْ نَصْبٌ أَوْ جَرٌّ. وَمَحَلُّ الْإِعْرَابِ مِنْ الِاسْمِ

مبتدا موصول مبتدا موخر معطوف معطوف مبتدا مضاف الیہ مجرور

اور عامل وہ ہے جس کی وجہ سے رفع ہو یا نصب ہو یا جر ہو اور اسم کا محل اعراب

هُوَ الْحَرْفُ الْأَخِيرُ مِثَالُ الْكُلِّ نَحْوُ: قَامَ زَيْدٌ فَقَامَ عَامِلٌ،

مبتدا خبر صفت مبتدا مضاف الیہ خبر ماضی معروف فاعل مبتدا خبر

وہ آخری حرف ہے سب کی مثال جیسے زید کھڑا ہوا، تو قام عامل ہے

وَزَيْدٌ مُعْرَبٌ، وَالضَّمَّةُ إِعْرَابٌ، وَالدَّالُّ مَحَلُّ الْإِعْرَابِ،

مبتدا خبر مبتدا خبر مبتدا خبر مضاف الیہ

اور زید معرب اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے کی اعراب کی تعریف اعراب کی قسمیں عامل کی تعریف اور محل اعراب کی تعریف اور مثالیں بیان کی ہیں

سوال اعراب کی تعریف کریں

جواب اعراب وہ شی ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر مختلف ہوتا ہے

سوال اعراب کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب اسم کے اعراب کی تین قسمیں ہیں

رفع فاعلیت کی علامت ہے نصب مفعولیت کی علامت ہے

اور جر اضافت کی علامت ہے

سوال عامل کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب عامل وہ شی ہے جس کی وجہ سے رفع یا نصب یا جر ہو

سوال عامل اعراب معرب اور محل اعراب سب کی وضاحت ایک مثال سے کریں

جواب **جاءنی زید** **جاء** عامل ہے **زید** معرب ہے **زید** پر رفع اعراب ہے

اور **زید** کی دال محل اعراب ہے

وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُعْرَبُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِلَّآ الِاسْمِ الْمُتَمَكّن وَالْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

امر معروف مضارع معروف مجرور مضاف الیہ نائب فاعل صفت معطوف صفت

اور تو جان لے کہ کلام عرب میں معرب نہیں ہوتا مگر اسم متمکن اور فعل مضارع

وَسَيَجِيءُ حُكْمُهُ فِي الْقِسْمِ الثَّانِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

مضارع معروف فاعل صفت ماضی معروف فاعل ماضی معروف

اور عنقریب اس کا حکم دوسری قسم میں آئے گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے یہ بتایا کہ کلام عرب میں دو چیزیں معرب ہوتی ہیں

سوال معرب کتنی اور کون کون سی چیزیں ہوتی ہیں؟

جواب دو چیزیں معرب ہوتی ہیں۔(1) فعل مضارع (2)اسم متمکن

فَصْلٌ: فِي أَصْنَافِ إِعْرَابِ الِاسْمِ وَهِيَ تِسْعَةُ أَصْنَافٍ،

خبر مجرور مضاف الیہ مضاف الیہ مبتداء خبر مضاف الیہ

فصل ہے اسم کے اعراب کی قسموں میں اور وہ نو قسمیں ہیں

الْأَوّلُ: أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِالضَّمّةِ وَالنَّصْبِ بِالْفَتْحَةِ وَالْجَرّ بِالْكَسْرَةِ،

مبتداء فعل ناقص اسم معطوف معطوف

پہلی یہ ہے کہ رفع، ضمہ کے ساتھ ہو اور نصب، فتحہ کے ساتھ ہو، اور جر، کسرہ کے ساتھ ہو

وَيُخْتَصُّ بِالْمُفْرَدِ الْمُنْصَرِفِ الصَّحِيحِ، وَهُوَ عِنْدَ النُّحَاةِ مَا لَا يَكُونُ

مضارع مجہول صفت صفت مبتداء مفعول فیہ مضاف الیہ فعل ناقص

اور وہ مفرد منصرف صحیح کے ساتھ خاص ہے اور وہ نحویوں کے نزدیک وہ ہے نہیں ہوتی

فِي آخِرِهِ حَرْفُ عِلّةٍ كَزَيْدٍ وَبِالْجَارِي مَجْرَى الصَّحِيحِ، وَهُوَ مَا يَكُونُ

اسم مضاف الیہ مفعول فیہ مضاف الیہ مبتداء فعل ناقص

جس کے آخر میں حرف علت جیسے زید اور جاری مجرائے صحیح کے ساتھ اور وہ، وہ ہے ہوتی ہے

فِي آخِرِهِ وَاوٌ أَوْ يَاءٌ مَا قَبْلَهُمَا سَاكِنٌ كَدَلْوٍوظَبْيٍ، وَبِالْجَمْعِ الْمُكَسّرِالِمُنْصَرِفِ

اسم معطوف مفعول فیہ مبتداء مؤخر معطوف صفت صفت

جس کے آخر میں واو یا یاء جن کا ماقبل ساکن ہو جیسے دلو اور ظبی اور جمع مکسر منصرف کے ساتھ

كَرِجَالٍ تَقُولُ: جَاءَنِي زَيْدٌ وَ دَلْوٌ وَظَبْيٌ وَ رِجَالٌ وَ رَأَيْتُ زَيْدًا وَدَلْواً

مضارع معروف ماضی معروف فاعل معطوف معطوف معطوف ماضی معروف مفعول بہ معطوف

جیسے رجال تو کہے گا میرے پاس آیا زید اور ڈول اور ہرن اور مرد اور میں نے دیکھا زید کو اور ڈول کو

وَظَبْيًا وَرِجَالًا وَ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَدَلْوٍ وَ ظَبْيٍ وَرِجَالٍ،

معطوف معطوف ماضی معروف معطوف معطوف معطوف

اور ہرن کو اور مردوں کو اور میں گزرا زید کے پاس سے اور ڈول اور ہرن اور مردوں کے پاس سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے پہلی قسم کو بیان کیا ہے نیز مفرد منصرف صحیح، جاری مجرائے صحیح کی تعریف اور مثالیں بیان کی ہیں

سوال اسم متمکن کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب سولہ قسمیں ہیں

(1)مفرد منصرف صحیح (2)جاری مجرائے صحیح (3)جمع مکسر منصرف

(4)جمع مؤنث سالم (5)غیر منصرف (6)اسمائے ستہ مکبرہ

(7)تثنیہ (8)کلاو کلتا (9)اثنان واثنتان

(10)جمع مذکر سالم (11)اولو (12)عشرون تاتسعون

(13)اسم مقصور (14)وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو (15)**اسم منقوص**

(16) جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو

سوال مفرد منصرف صحیح کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے **زید**

سوال جاری مجرائے صحیح کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور ما قبل ساکن ہو جیسے **دلو ظبی**

سوال جمع مکسر منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب واحد سے جمع بناتے وقت واحد کی شکل سلامت نہ رہے جیسے **رجل** کی جمع **رجال**

سوال مفرد منصرف صحیح کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالت جری کسرہ کے ساتھ

جیسے **جاءني زيد** **رأيت زيدا** **مررت بزيد**

سوال جاری مجرائے صحیح کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالت جری کسرہ کے ساتھ

جیسے جاءني دلو رأيت دلوا مررت بدلو

سوال جمع مکسر منصرف کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالت جری کسرہ کے ساتھ

جیسے جاءني رجال رأيت رجالا مررت برجال

الثَّانِي: أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِالضَّمّةِ وَالنَّصْبُ وَالْجَرُّ بِالْكَسْرَةِ، وَيُخْتَصُّ

مبتدا ء ناصبہ فعل ناقص اسم معطوف معطوف مضارع مجہول

دوسری یہ ہے کہ رفع، ضمہ کے ساتھ ہو اور نصب وجر کسرہ کے ساتھ ہو اور وہ خاص ہے

بِجَمْعِ الْمُؤَنّثِ السَّالِمِ تَقُولُ: هُنّ مُسْلِمَاتٌ وَرَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ ،

صفت صفت مضارع معروف مبتداء خبر ماضی معروف مفعول بہ

جمع مؤنث سالم کے ساتھ تو کہے گا وہ مسلمان عورتیں ہیں اور میں نے مسلم عورتوں کو دیکھا

وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

ماضی معروف

اور میں مسلم عورتوں سے گزرا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے دوسری قسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کیا ہے

سوال جمع مؤنث سالم کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ جمع جس کے آخر میں الف اور تاء ہو جیسے **مسلمات**

سوال جمع مؤنث سالم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری کسرہ کے ساتھ

جاءني مسلمات رأيت مسلمات مررت بمسلمات

الثَّالِثُ أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِالضَّمّةِ وَالنَّصْبِ وَالْجَرُّ بِالْفَتْحَةِ وَيُخْتَصُّ بِغَيْرِ الْمُنْصَرِفِ

مبتداء فعل ناقص اسم معطوف معطوف مضارع مجہول مضاف الیہ

اور تیسری یہ ہے کہ رفع، ضمہ کے ساتھ اور نصب و جر، فتحہ کے ساتھ ہو اور وہ غیر منصرف کے ساتھ خاص ہے

كَعُمَرَ تَقُولُ: جَاءَنِي عُمَرُ وَ رَأَيْتُ عُمَرَ وَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ

مضارع معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف

جیسے عمر تو کہے گا میرے پاس عمر آیا 87 اور میں نے عمر کو دیکھا اور میں گزرا عمر سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے تیسری قسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کیا ہے

سوال غیر منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس میں نو اسباب میں سے دو سبب یا دو کے قائمقام ایک سبب پایا جائے جیسے **احمد**

سوال منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس میں نو اسباب میں سے دو سبب یا دو کے قائمقام ایک سبب نہ پایا جائے

سوال غیر منصرف کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ حالت نصبی اور جری فتحہ کے ساتھ

جاءني احمد رأيت احمد مررت باحمد

الرَّابِعُ: أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِالْوَاوِ وَالنَّصْبُ بِالْأَلِفِ وَالْجَرُّ بِالْيَاءِ

مبتداء فعل ناقص اسم معطوف معطوف

چوتھی یہ ہے کہ رفع، واؤ کے ساتھ ہو اور نصب، الف کے ساتھ اور جر، یاء کے ساتھ ہو

وَيُخْتَصُّ بِالْأَسْمَاءِ السِّتَّةِ مُكَبَّرَةً مُوَحَّدَةً مُضَافَةً إِلَى غَيْرِ يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ،

مضارع مجہول صفت حال حال حال مضاف الیہ مضاف الیہ

اور وہ چھ اسموں کے ساتھ خاص ہے اس حال میں کہ وہ مصغر نہ ہوں واحد ہوں اور یاء متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں

وَهِيَ أَخُوكَ وَأَبُوكَ وَهَنُوكَ وَ حَمُوكِ وَ فُوكَ وَ ذُو مَالٍ، تَقُولُ:

مبتداء خبر معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف مضاف الیہ مضارع معروف

اور وہ اخوک اور ابوک اور ھنوک اور حموک اور فوک اور ذومال ہیں تو کہے گا

جَاءَنِي أَخُوكَ وَرَأَيْتُ أَخَاكَ وَ مَرَرْتَ بِأَخِيكَ وَ كَذَا الْبَوَاقِي

ماضی معروف فاعل ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف خبر مقدم مبتداء مؤخر

میرے پاس تیرا بھائی آیا اور میں نے تیرے بھائی کو دیکھا اور میں تیرے بھائی سے گزرا اور اسی طرح باقی ہیں

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے چوتھی قسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کیا ہے

سوال اسماء ستہ مکبرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب اسماء ستہ کا مطلب ہے چھ اسم

اب اخ حم فم هن ذو

اور مکبرہ کا مطلب ہے مصغر نہ ہوں

سوال اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب جب اسماء ستہ مکبرہ اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب یہ ہو گا

حالت رفعی واؤ کے ساتھ حالت نصبی الف کے ساتھ حالت جری یاء کے ساتھ

جیسے **جاءني أبوك** **رأيت أباك** **مررت بابيك**

الْخَامِسُ: أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِالْأَلِفِ وَالنَّصْبُ وَالْجَرُّ بِالْيَاءِ الْمَفْتُوحِ مَا قَبْلَهَا،

مبتداء فعل ناقص اسم معطوف معطوف صفت مفعول فیہ

پانچویں یہ ہے کہ رفع، الف کے ساتھ ہو اور نصب و جر ایسی یاء کے ساتھ ہو جس کا ما قبل ساکن ہو

وَيُخْتَصُّ بِالْمُثَنَّى وَكِلَا مُضَافًا إِلَى مُضْمَرٍ وَاثْنَانِ وَاثْنَتَانِ

مضارع مجہول معطوف حال معطوف معطوف

اور وہ تثنیہ کے ساتھ خاص ہے اور کلا کے ساتھ اس حال میں کہ وہ ضمیر کی طرف مضاف ہو اور اثنان و اثنتان

تَقُولُ: جَاءَنِي الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا وَاثْنَانِ وَاثْنَتَانِ وَرَأَيْتُ الرَّجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا

مضارع معروف ماضی معروف فاعل تاکید معطوف معطوف ماضی معروف مفعول بہ تاکید

توکہے گا میرے پاس دونوں مرد آئے اور دو اور دو اور میں نے دونوں مردوں کو دیکھا

وَاثْنَيْنِ وَاثْنَتَيْنِ وَ مَرَرْتُ بِالرَّجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ وَاثْنَتَيْنِ.

معطوف معطوف ماضی معروف تاکید معطوف معطوف

اور دو کو اور دو کو اور میں گزرا دونوں مردوں کے پاس سے اور دو سے اور دو سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے پانچویں قسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کیا ہے

سوال تثنیہ کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی الف کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءني الرجلان رأيت الرجلين مررت بالرجلين

سوال کلاو کلتا کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی الف کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءني الرجلان كليهما رأيت الرجلين كليهما مررت بالرجلين كليهما

سوال اثنان و اثنتان کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی الف کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءني اثنان واثنتان رأيت اثنين واثنتين مررت باثنين واثنتين

السَّادِسُ:أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِالْوَاوِ الْمَكْسُورِ مَا قَبْلَهَا

مبتداء فعل ناقص اسم صفت مفعول فیہ معطوف معطوف

چھٹی یہ ہے کہ رفع، ایسی واؤ کے ساتھ ہو جس کا ما قبل مضموم ہو اور نصب و جر ایسی یاء کے ساتھ ہو

،وَيُخْتَصُّ بِجَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ نَحْوُ: مُسْلِمُونَ وَأُولُو وَعِشْرُونَ

صفت مفعول فیہ مضارع مجہول مضاف الیہ صفت خبر مضاف الیہ

جس کا ما قبل مکسور ہو اور وہ خاص ہے جمع مذکر سالم کے ساتھ جیسے مسلمون اور اولو اور عشرون

مَعَ أَخَوَاتِهَا، تَقُولُ: جَاءَنِي مُسْلِمُونَ وَعِشْرُونَ وَأُولُو مَالٍ وَ رَأَيْتُ

مفعول فیہ مضاف الیہ مضارع معروف ماضی معروف فاعل معطوف معطوف مضاف الیہ ماضی معروف

پنی بہنوں کے ساتھ تو کہے گا میرے پاس مسلمان مرد آئے اور بیس اور مال والے اور میں نے دیکھا

مُسْلِمِينَ وَعِشْرِينَ وَأُولِي مَالٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ وَعِشْرِينَ وَأُولِي مَالٍ ،

مفعول بہ معطوف معطوف مضاف الیہ ماضی معروف معطوف معطوف مضاف الیہ

مسلمان مردوں کو ااور بیس کو اور مالداروں کو اور میں گزرا مسلمان مردوں کے پاس سے اور بیس سے اور مالداروں سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے چھٹی قسم کا اعراب مثال کے

ساتھ بیان کیا ہے

سوال جمع مذکر سالم کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب جمع مذکر سالم وہ اسم ہے جس کے آخر میں واو ما قبل مضموم اور نون مفتوح ہو یا یاما قبل مکسور اور نون مفتوح ہو جیسے مسلمون اور مسلمین

سوال **جمع مذکر سالم** کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءني مسلمون رأيت مسلمين مررت بمسلمين

سوال **اولو** کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءني اولوالالباب رأيت اولي الالباب مررت اولي الالباب

سوال **عشرون تا تسعون** کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءني عشرون درهما رأيت عشرين درهما مررت بعشرين درهما

وَاعْلَمْ أَنَّ نُونَ التَّثْنِيَةِ مَكْسُورَةٌ أَبَدًا، وَنُونَ جَمْعِ السَّلَامَةِ مَفْتُوحَةٌ أَبَدًا

امر معروف حرف مشبہ اسم مضاف الیہ خبر مفعول فیہ معطوف مضاف الیہ مضاف الیہ معطوف مفعول فیہ

اور آپ جان لو کہ تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہو تا ہے اور جمع سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہو تا ہے

وَكِلَاهُمَا تَسْقُطَانِ عِنْدَ الْإِضَافَةِ تَقُولُ: جَاءَنِي غُلَامَا زَيْدٍ وَ مُسْلِمُو مِصْرَ

مبتدا مضارع معروف مفعول فیہ مضاف الیہ مضارع معروف ماضی معروف فاعل مضاف الیہ معطوف مضاف الیہ

اور وہ دونوں مضاف ہونے کے وقت گر جاتے ہیں تو کہے گا میرے پاس زید کے دو غلام آئے اور مصر کے مسلمان آئے '

تشریح اس عبارت میں مصنف نے نون تثنیہ اور نون جمع کا قاعدہ بیان کیا ہے

سوال تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے نون کا قاعدہ بیان کریں

جواب تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہو تا ہے اور جمع مذکر سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہو تا ہے تثنیہ اور جمع مذکر سالم جب مضاف ہوں تو ان کا نون گر جاتا ہے جیسے غلامان سے غلاما زید اور مسلمون سے مسلمو مصر

السَّابِعُ:أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِتَقْدِيرِ الضَّمَّةِ وَالنَّصْبُ بِتَقْدِيرِ الْفَتْحَةِ

مبتدا فعل ناقص اسم مضاف الیہ معطوف مضاف الیہ

ساتویں یہ ہے کہ رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ ہو اور نصب تقدیری فتحہ کے ساتھ ہو

وَالْجَرُّ بِتَقْدِيرِ الْكَسْرَةِ، وَيُخْتَصُّ بِالْمَقْصُورِ، وَهُوَ مَا فِي آخِرِهِ

معطوف مضاف الیہ مضارع مجہول مبتدا

اور جر تقدیری کسرہ کے ساتھ ہو اور وہ اسم مقصور کے ساتھ خاص ہے اور وہ وہ ہے جس کے آخر میں

أَلِفٌ مَقْصُورَةٌ كَعَصا، وَبِالْمُضَافِ إِلَى يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ غَيْرِ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ

مبتدا موخر صفت مضاف الیہ صفت مضاف الیہ مضاف الیہ صفت

الف مقصورہ ہو جیسے عصا اور یائے متکلم کی طرف مضاف کے ساتھ جمع مذکر سالم کے علاوہ

كَغُلَامِي تَقُولُ: جَاءَنِي عَصا وَغُلَامِي وَرَأَيْتُ عَصا وَغُلَامِي

مضارع معروف ماضی معروف فاعل معطوف ماضی معروف مفعول بہ معطوف

جیسے غلامی تو کہے گا میرے پاس لاٹھی آئی اور میرا غلام اور میں نے لاٹھی کو اور اپنے غلام کو دیکھا

وَمَرَرْتُ بِعَصا وَغُلَامِي،

ماضی معروف معطوف

اور میں لاٹھی کے پاس سے گزرا اور اپنے غلام کے پاس سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے ساتویں قسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کیا ہے

سوال اسم مقصور کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے **موسی**

سوال اسم مقصور کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی فتحہ تقدیری کے ساتھ، حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے

جاءني موسى **رأيت موسى** **مررت بموسى**

سوال یائے متکلم کی طرف مضاف اسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی فتحہ تقدیری کے ساتھ، حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے

جاءني غلامي **رأيت غلامي** **مررت بغلامي**

الثَّامِنُ:أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِتَقْدِيرِ الضَّمّةِ وَالْجَرُّ بِتَقْدِيرِ الْكَسْرَةِ

مبتدا فعل ناقص اسم مضاف الیہ معطوف مضاف الیہ

آٹھویں یہ ہے کہ رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ ہو اور جر تقدیری کسرہ کے ساتھ ہو

وَالنَّصْبُ بِالْفَتْحَةِ لَفْظًا، وَيُخْتَصُّ بِالْمَنْقُوصِ، وَهُوَ مَا فِي آخِرِهِ يَاءٌ معطوف

تمیز مضارع مجہول مبتدا مبتدا موخر

اور نصب لفظی فتحہ کے ساتھ، اور وہ اسم منقوص کے ساتھ خاص ہے اور وہ، وہ ہے جس کے آخر میں یاء ہے

مَا قَبْلَهَا مَكْسُورٌ كَالْقَاضِي ، تَقُولُ: جَاءَنِي الْقَاضِي

مفعول فیہ مبتدا موخر مضارع معروف ماضی معروف فاعل

جس کا ما قبل مکسور ہو جیسے قاضی تو کہے گا میرے پاس قاضی آیا

وَرَأَيْتُ الْقَاضِيَ وَمَرَرْتُ بِالْقَاضِي ،

ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف

اور میں نے قاضی کو دیکھا اور میں قاضی کے پاس سے گزرا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے آٹھویں قسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کیا ہے نیز اسم منقوص کی تعریف بھی بیان کی ہے

سوال اسم منقوص کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس کے آخر میں یاء ما قبل مکسور ہو جیسے **قاضی**

سوال اسم منقوص کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ

حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے

جاءني القاضي رأيت القاضي مررت بالقاضي

التَّاسِعُ:أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِتَقْدِيرِ الْوَاوِ وَالنَّصْبُ وَ الْجَرُّ بِالْيَاءِ لَفْظًا،

مبتدا فعل ناقص اسم مضاف الیہ معطوف معطوف تمیز

نویں یہ ہے کہ رفع تقدیری واؤ کے ساتھ ہو اور نصب و جر یا لفظی کے ساتھ ہو

وَيُخْتَصُّ بِجَمْعِ الْمُذَكّرِالسَّالِمِ مُضَافًا إِلَى يَاءِ الْمُتَكَلّمِ، تَقُولُ:

مضارع مجہول مضاف الیہ صفت حال مضاف الیہ مضارع معروف

اور وہ جمع مذکر سالم کے ساتھ خاص ہے اس حال میں کہ وہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہو

جَاءَنِي مُسْلِمِيّ تَقْدِيرُهُ: مُسْلِمُويَ اِجْتَمَعَتِ الْوَاوُ وَالْيَاءُ وَالْأُولَى مِنْهُمَا سَاكِنَةٌ

ماضی معروف فاعل مبتدا خبر ماضی معروف فاعل معطوف مبتدا خبر

میرے پاس میرے مسلمان مرد آئے اس کی اصل مسلموی ہے واؤ اور یاء اکٹھے ہوئے اور ان میں سے پہلی ساکن ہے

فَقُلِبَتِ الْوَاوُ يَاءً وَ أُدْغِمَتِ الْيَاءُ فِي الْيَاءِ وَأُبْدِلَتِ الضَّمّةُ بِالْكَسْرَةِ

ماضی مجہول نائب فاعل مفعول بہ ماضی مجہول نائب فاعل ماضی مجہول نائب فاعل

تو واؤ کو یاء سے تبدیل کر دیا گیا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا اور ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیا گیا

لِمُنَاسَبَةِ الْيَاءِ فَصَارَ: مُسْلِمِيَّ، وَرَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ .

مضاف الیہ فعل ناقص خبر ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف

یاء کی مناسبت کی وجہ سے تو مسلمی ہو گیا اور میں نے اپنے مسکمان مردوں کو دیکھا اور میں اپنے مسلمان مردوں سے گزرا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم کے اعراب کی نو قسموں میں سے نویں قسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کیا ہے نیز یہ بیان کیا ہے کہ مسلمی اصل میں کیا تھا اور کیا تبدیلی ہوئی؟

سوال مسلمی اصل میں کیا تھا کیا تعلیل ہوئی؟

جواب مسلمی اصل میں مسلموی تھا واؤ اور ایک ساتھ جمع ہوئے واؤ کو یاء سے بدل دیا مسلمی ہو گیا پھر یاء کی مناسبت سے ما قبل کو کسرہ دیا تو مسلمی ہو گیا

سوال جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی واؤ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی اور جری یاء لفظی کے ساتھ

جاءني مسلمي رأيت مسلمي مررت بمسلمي

سوال اسم متمکن کی کتنی اور کون کون سی قسموں کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے؟

جواب نو قسمیں ہیں جن کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے

تین یہ ہیں

(1)مفرد منصرف صحیح (2)جاری مجرائے صحیح (3)جمع مکسر منصرف

ان تینوں کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے

اعراب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔حالت جری کسرہ کے ساتھ

جیسے جاءني زيد ودلو ورجال رأيت زيدا ودلوا ورجالا
مررت بزيد ودلو ورجال

تین قسمیں یہ ہیں جن کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے (1)تثنیہ (2)کلا وکلتا (3)اثنان واثنتان

اعراب: حالت رفعی الف کے ساتھ۔حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءني الرجلان و كليهما واثنان واثنتان رأيت الرجلين وكليهما واثنين
مررت بالرجلين وكليهما واثنين

تین قسمیں یہ ہیں جن کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے

(1)جمع مذکر سالم (2)اولو (3)عشرون تا تسعون

اعراب: حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءني مسلمون واولو وعشرون. رأيت مسلمين و اولي وعشرين
مررت بمسلمين و اولي وعشرين

سوال اسم متمکن کی کتنی اور کون کون سی قسموں کا اعراب تقدیری ہوتا ہے؟

جواب چار قسمیں ہیں

دو قسموں کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے وہ دو قسمیں یہ ہیں

(1)اسم مقصور (2)وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو

جاءني موسى وغلامي رأيت موسى وغلامي مررت بموسى و غلامي

اور ایک قسم کا اعراب دو حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے **اسم منقوص**

اعراب: حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ

جاءني القاضي رأيت القاضي مررت بالقاضي

ایک قسم کا اعراب ایک حالت میں تقدیری ہوتا ہے

جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو

اعراب۔ حالت رفعی واؤ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی اور جری یاء لفظی کے ساتھ

جاءني مسلمي رأيت مسلمي مررت بمسلمي

سوال اسم متمکن کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں جن کا اعراب حالت نصبی اور جری میں

ایک جیسا ہوتا ہے؟

جواب دو قسمیں ہیں

(1)جمع مؤنث سالم

اعراب: حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری کسرہ کے ساتھ

(2)غیر منصرف

اعراب: حالت رفعی ضمہ کے ساتھ حالت نصبی اور جری فتحہ کے ساتھ

فَصْلٌ: اَلاِسْمُ الْمُعْرَبُ عَلَى نَوْعَيْنِ مُنْصَرِفٌ، وَهُوَ مَا لَيْسَ فِيهِ سَبَبَانِ

خبر مبتدا صفت بدل مبتدا موصول فعل ناقص اسم

فصل ہے اسم معرب دو قسموں پر ہے منصرف اور وہ، وہ ہے جس میں دو سبب نہیں ہیں

أَوْ وَاحِدٌ يَقُومُ مَقَامَهُمَا مِنْ الْأَسْبَابِ التِّسْعَةِ كَزَيْدٍ، وَيُسَمّى الِاسْمَ الْمُتَمَكّنَ

معطوف مضارع معروف مفعول فیہ صفت مضارع مجہول مفعول بہ صفت

یا ان دو کے قائمقام ایک سبب نہیں ہے نو اسباب میں سے جیسے زید اور اس کو اسم متمکن کا نام دیا جاتا ہے

وَحُكْمُهُ أَنْ يَدْخُلَهُ الْحَرَكَاتُ الثَّلَاثُ مَعَ التَّنْوِينِ

مبتدا ناصبہ مضارع معروف فاعل صفت مفعول فیہ مضاف الیہ

اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر داخل ہوتی ہیں تینوں حرکتیں تنوین کے ساتھ

تَقُولُ: جَاءَنِي زَيْدٌ وَرَأَيْتُ زَيْدًا وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ

مضارع معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف

تو کہے گا میرے پاس زید آیا اور میں نے زید کو دیکھا اور میں زید کے پاس سے گزرا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم معرب کی دو قسموں میں سے ایک قسم منصرف کی تعریف اور مثال نیز اس کا حکم بیان کیا ہے

سوال منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس میں نو اسباب میں سے دو سبب یا دو کے قائمقام ایک سبب نہ پایا جائے

سوال منصرف کا حکم بمع مثال بیان کریں

جواب **منصرف کا حکم:** منصرف پر تنوین بھی آسکتی ہے اور تینوں حرکتیں یعنی ضمہ فتحہ اور کسرہ آسکتے ہیں

وَغَيْرُ مُنْصَرِفٍ ، وَهُوَ مَا فِيهِ سَبَبَانِ أَوْ وَاحِدٌ مِنْهَا يَقُومُ مَقَامَهُمَا

.معطوف مضاف الیہ مبتدا موصول مبتدا موخر معطوف مضارع معروف مفعول فیہ

اور غیر منصرف اور وہ، وہ ہے جس میں دو سبب ہیں یا ان میں سے ایک سبب ہے جو ان دو کے قائم مقام ہو تا ہے

وَالْأَسْبَابُ التِّسْعَةُ هِيَ الْعَدْلُ وَالْوَصْفُ وَالتَّأْنِيثُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْعُجْمَةُ

مبتدا صفت مبتدا خبر معطوف معطوف معطوف معطوف

اور نو اسباب وہ عدل اور وصف اور تانیث اور معرفہ اور عجمہ

وَالْجَمْعُ وَالتَّرْكِيبُ وَالْأَلِفُ وَالنُّونُ الزَّائِدَتَانِ وَوَزْنُ الْفِعْلِ

معطوف معطوف معطوف معطوف صفت معطوف مضاف الیہ

اور جمع اور ترکیب اور الف ونون زائد تان اور وزن فعل ہیں

وَحُكْمُهُ أَنْ لَا يَدْخَلَهُ الْكَسْرَةُ وَالتَّنْوِينُ، وَيَكُونُ فِي مَوْضِعِ الْجَرِّ مَفْتُوحًا أَبَدًا،

مبتدا ناصبہ مضارع منفی معروف فاعل معطوف فعل ناقص مضاف الیہ خبر مفعول فیہ

اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی اور جر کی جگہ میں ہمیشہ مفتوح ہو تا ہے

تَقُولُ: جَاءَنِي أَحْمَدُ وَرَأَيْتُ أَحْمَدَ وَمَرَرْتُ بِأَحْمَدَ ، ،

مضارع معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف

تو کہے گا میرے پاس احمد آیا اور میں نے احمد کو دیکھا اور میں احمد کے پاس سے گزرا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے اسم معرب کی دو قسموں میں سے ایک قسم غیر منصرف کی تعریف اور مثال نیز اس کا حکم بیان کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اسباب منع صرف کون کون سے ہیں

سوال غیر منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس میں نو اسباب میں سے دو سبب یا دو کے قائمقام ایک سبب پایا جائے جیسے **احمد**

سوال غیر منصرف کا حکم بمع مثال بیان کریں

جواب **غیر منصرف کا حکم:** غیر منصرف پر نہ تو تنوین آسکتی ہے اور نہ ہی کسرہ آسکتا ہے البتہ غیر منصرف جب مضاف ہو یا اس پر الف لام ہو تو کسرہ آسکتا ہے

سوال اسباب منع صرف کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب اسباب منع صرف نو ہیں

(1)عدل (2)وصف (3)تانیث (4)معرفہ (5)عجمہ

(6)جمع (7)ترکیب (8)وزن فعل (9)الف نون زائد تان

أَمّا الْعَدْلُ فَهُوَ تَغَيُّرُ اللَّفْظِ مِنْ صِيغَتِهِ الْأَصْلِيَّةِ إِلَى صِيغَةٍ أُخْرَى

حرف شرط مبتدا مبتدا خبر مضاف الیہ صفت صفت

بہر حال عدل تو وہ لفظ کا تبدیل ہونا ہے اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ کی طرف

تَحْقِيقًا أَوْ تَقْدِيرًا وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ وَزْنِ الْفِعْلِ أَصْلًا وَيَجْتَمِعُ مَعَ الْعَلَمِيَّةِ

تمیز معطوف مضارع معروف مفعول فیہ مضاف الیہ مضارع معروف مفعول فیہ مضاف الیہ

حقیقت میں یا فرضی طور پر اور وہ وزن فعل کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا اور علمیت کے ساتھ جمع ہوتا ہے

كَعُمَرَوزُفَرَ ومعَ الْوَصْفِ كَثُلَاثَ وَمَثْلَثَ وَأُخَرَ و جُمَعَ

معطوف مفعول فیہ مضاف الیہ معطوف معطوف معطوف

جیسے عمر اور زفر اور وصف کے ساتھ جیسے ثلاث اور مثلث اور اخر اور جمع

تشریح اس عبارت میں مصنف نے عدل کی تعریف اور مثال بیان کی ہے نیز یہ بتایا ہے کہ عدل کس سبب کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا

سوال عدل کی تعریف کریں

جواب لفظ کا اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ میں بدلنا

سوال عدل کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں تعریفات بمع امثلہ بیان کریں

جواب عدل کی دو قسمیں ہیں۔(1)عدل تحقیقی (2)عدل تقدیری

عدل تحقیقی: لفظ کے اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ میں بدلنے پر کوئی دلیل ہو جیسے

ثلاث مثلث

عدل تقدیری: لفظ کے اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ میں بدلنے پر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ عدل فرض کرلیا جائے جیسے **أخر جمع**

سوال عدل نو اسباب میں سے کس کس کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے؟

جواب عدل کبھی تو علم کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے عمر علم بھی ہے عدل بھی اور کبھی

وصف کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے ثلاث اور مثلث عدل بھی ہے اور وصف بھی

أَمّا الْوَصْفُ فَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ الْعَلَمِيَّةِ أَصْلًا. وَشَرْطُهُ أَنْ يَكُونَ وَصْفًا

مبتدا مضارع معروف مفعول فیہ مضاف الیہ تمیز مبتدا فعل ناقص خبر

بہر حال وصف تو وہ علمیت کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا اور اس کی شرط یہ ہے کہ وصف ہو

فِي أَصْلِ الْوَضْعِ فَأَسْوَدُ وَ أَرْقَمُ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ وَإِنْ صَارَا اسْمَيْنِ لِلْحَيّةِ

مضاف الیہ مبتدا معطوف خبر مضاف الیہ شرط فعل ناقص خبر

اصل وضع میں تو اسود اور ارقم غیر منصرف ہیں اگرچہ وہ دونوں سانپ کے نام ہو گئے

لِأَصَالَتِهِمَا فِي الْوَصْفِيّةِ، وَأَرْبَعٌ فِي مَرَرَتْ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ مُنْصَرِفٌ

مبتدا ماضی معروف صفت خبر

ان دونوں کے وصف ہونے میں اصل ہونے کی وجہ سے اور مررت بنسوۃ اربع میں اربع منصرف ہے

مَعَ أَنَّهُ صِفَةٌ وَوَزْنُ الْفِعْلِ لِعَدَمِ الْأَصَالَةِ فِي الْوَصْفِيّةِ،

مفعول فیہ حرف مشبہ خبر معطوف مضاف الیہ مضاف الیہ

باوجود اس کے کہ وہ صفت اور وزن فعل ہے وصف ہونے میں اصل نہ ہونے کی وجہ سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے یہ بیان کیا ہے کہ وصف کس سبب کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا نیز وصف کی شرط کی مثال کے ساتھ وضاحت کی ہے

سوال وصف، غیر منصرف کے کس سبب کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا؟

جواب وصف، علمیت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا یعنی جو علم ہو گا وہ وصف نہیں ہو سکتا اور جو وصف ہو گا وہ علم نہیں ہو سکتا

سوال غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے وصف کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب وصف اگر اصل وضع میں وصف ہو تو ہی غیر منصرف کا سبب بن سکتا ہے اگر پہلے وصف نہیں تھا پھر وصف بنا تو وہ غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتا

جیسے اربع یہ لفظ شروع سے گنتی کے لیے استعمال ہو تا رہا ہے بعد میں وصف بن گیا اس لیے یہ غیر منصرف نہیں

سوال اربع میں دو سبب (وزن فعل، وصف) پائے جاتے ہیں اس کے باوجود یہ غیر منصرف نہیں ایسا کیوں؟

جواب اربع، شروع سے وصف نہیں بلکہ بعد میں بطور وصف استعمال ہونے لگا اس لیے یہ غیر

منصرف نہیں

سوال اسود اور ارقم میں دو سبب کون سے ہیں؟

جواب وزن فعل اور وصف

سوال اسود اور ارقم تو سانپ کے دو نام ہیں تو وصف کیسے ہوئے؟

جواب یہ بعد میں نام بنے ابتداء سے تو یہ وصف تھے اس لیے غیر منصرف ہیں

أَمّا التَّأْنِيثُ بِالتَّاءِ فَشَرْطُهُ أَنْ يَكُونَ عَلَمًا كَطَلْحَةَ وَكَذٰلِكَ الْمَعْنَوِيُّ

شرط مبتدا مبتدا ناصہ فعل ناق ص خبر خبر مقدم مبتدا موخر

بہر حال تاء کے ساتھ مؤنث ہونا تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ نام ہو جیسے طلحۃ اور اسی طرح معنوی

ثُمَّ الْمَعْنَوِيُّ إِنْ كَانَ ثُلَاثِيًّا سَاكِنَ الْأَوْسَطِ غَيْرَ أَعْجَمِيٍّ

مبتدا شرط فعل ناقص خبر خبر مضاف الیہ خبر مضاف الیہ

پھر معنوی اگر تین حرفی ہو درمیان والا ساکن ہو غیر عربی نہ ہو

يَجُوزُ صَرْفُهُ وَتَرْكُهُ لِأَجْلِ الْخِفّةِ وَوُجُودِ السَّبَبَيْنِ كَهِنْدٍ، ،

مضارع معروف فاعل معطوف مضاف الیہ معطوف مضاف الیہ

تو اس کو منصرف اور غیر منصرف پڑھنا جائز ہے آسانی کے لیے اور دو سببوں کے پائے جانے کی وجہ سے جیسے ھند

وَإِلَّا يَجِبُ مَنْعُهُ ، كَزَيْنَبَ وَسَقَرَ وَمَاهَ وَجُوْرَ، وَالتَّأْنِيثُ بِالْأَلِفِ الْمَقْصُورَةِ

شرط مضارع معروف فاعل معطوف معطوف معطوف مبتدا صفت

وگرنہ غیر منصرف واجب ہوتا ہے جیسے زینب اور سقر اور ماہ اور جور اور الف مقصورہ کے ساتھ مؤنث ہونا

كَحُبْلَى وَالْمَمْدُودَةِ كَحَمْرَاءَ مُمْتَنِعٌ صَرْفُهُمَاأَلْبَتَّةَ؛

معطوف خبر فاعل مفعول فیہ

جیسے حبلی اور ممدودہ کے ساتھ جیسے حمراء ان دونوں کا منصرف ہونا یقیناً ناجائز ہے

لِأَنَّ الْأَلِفَ قَائِمٌ مَقَامَ السَّبَبَيْنِ التَّأْنِيثُ وَلُزُومُهُ،

جار مشبہ اسم خبر مفعول فیہ مضاف الیہ بدل معطوف

اس لیے کہ الف دو سببوں کے قائم مقام ہے تانیث اور اس کا لازم ہونا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے تانیث بالتا اور مونث معنوی کی شرائط بیان کی ہیں نیز یہ بتایا ہے کہ کون سا سبب اکیلا دو کے قائم مقام ہے

سوال غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے تانیث بالتاء کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب تانیث بالتاء، غیر منصرف کا سبب تب بنے گی جب علم بھی ہو جیسے طلحۃ

سوال غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے تانیث معنوی کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب تانیث معنوی، غیر منصرف کا سبب تب بنے گی جب علم بھی ہو جیسے زینب

سوال تانیث معنوی (مؤنث معنوی) کو غیر منصرف پڑھنا اور منصرف پڑھنا کس صورت میں جائز ہے؟

جواب مؤنث معنوی اگر تین حرفی ہو درمیان والا ساکن ہو اور عجمی زبان کا لفظ نہ ہو تو دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں منصرف بھی اور غیر منصرف بھی جیسے ھند

سوال مؤنث معنوی کو کس صورت میں غیر منصرف پڑھنا واجب ہے؟

جواب تین صورتوں میں غیر منصرف پڑھنا واجب ہے

مؤنث معنوی میں تین سے زائد حرف ہوں جیسے زینب

تین حرف ہوں اور درمیان والا حرف ساکن نہ ہو جیسے سقر

تین حرف ہوں درمیان والا ساکن ہو اور وہ عربی زبان کا لفظ نہ ہو جیسے ماہ اور جور

أَمّا الْمَعْرِفَةُ فَلَا يُعْتَبَرُ فِي مَنْعِ الصَّرْفِ مِنْهَا إِلَّا الْعَلَمِيَّةِ وَتَجْتَمِعُ

شرط مبتدا مضارع معروف مضاف الیہ نائب فاعل مضارع معروف

بہر حال معرفہ تو ان میں سے غیر منصرف ہونے میں معتبر نہیں مگر نام ہونا اور وہ جمع ہوتا ہے

مَعَ غَيْرِ الْوَصْفِ أَمّا الْعُجْمَةُ فَشَرْطُهَا أَنْ تَكُونَ عَلَمًا فِي الْعُجْمَةِ

مفعول فیہ مضاف الیہ مضاف الیہ شرط مبتدا مبتدا ناصبہ فعل ناقص خبر

وصف کے علاوہ کے ساتھ بہر حال عجمہ تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ غیر عربی میں نام ہو

وَزَائِدَةً عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ كَإِبْرَاهِيمَ أَوْ ثُلَاثِيًّا مُتَحَرِّكَ الْأَوْسَطِ كَشَتَرَ معطوف

مضاف الیہ معطوف صفت مضاف الیہ

اور تین حرفوں پر زائد ہو جیسے ابراھیم یا تین حرفی ہو درمیانہ متحرک ہو جیسے شتر

فَلَجَامٌ مُنْصَرِفٌ لِعَدَمِ الْعَلَمِيَّةِ ، وَنُوحٌ مُنْصَرِفٌ لِسُكُونِ الْأَوْسَطِ،

مبتدا خبر مضاف الیہ مبتدا خبر مضاف الیہ

تو لجام نام نہ ہونے کی وجہ سے منصرف ہے اور نوح درمیانہ حرف کے ساکن ہونے کی وجہ سے منصرف ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے معرفہ اور عجمہ کی شرائط بیان کی ہیں مثالوں کے ساتھ

سوال معرفہ کی سات قسموں میں سے کون سی قسم غیر منصرف کا سبب بنتی ہے؟

جواب علم ہی غیر منصرف کا سبب بنتی ہے جیسے طلحة

سوال غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے عجمہ کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب عجمہ، دو صورتوں میں غیر منصرف کا سبب بنے گا

1. جب وہ نام ہو اور تین سے زائد حرف ہوں جیسے ابراھیم
2. تین حرف ہوں اور درمیان والا متحرک ہو جیسے شتر

سوال لجام، عجمہ ہونے کے باوجود منصرف کیوں ہے؟

جواب اس لیے کہ لجام میں علم نہیں

سوال نوح میں دو سبب ہیں علم اور عجمہ پھر بھی منصرف ہے ایسا کیوں؟

جواب اس لیے کہ نوح میں تین حرف ہیں اور درمیان والا ساکن ہے

سوال کون سی جمع غیر منصرف کا سبب بنتی ہے؟

جواب جمع اقصی دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے

أَمّا الْجَمْعُ فَشَرْطُهُ أَنْ يَكُونَ عَلَى صِيغَةِ مُنْتَهَى الْجُمُوعِ،

شرط مبتدا مبتدا ناصبہ فعل ناقص مضاف الیہ مضاف الیہ

بہر حال جمع تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ ہو منتھی الجموع کے صیغہ پر

وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ أَلِفِ الْجَمْعِ حَرْفَانِ كَمَسَاجِدَ أَوْ حَرْفٌ مُشَدّدٌ مِثْلُ دَوَابَّ

مبتدا ناصبہ فعل ناقص مفعول فیہ مضاف الیہ مضاف الیہ اسم معطوف صفت خبر مضاف الیہ

اور وہ یہ ہے کہ جمع کے الف کے بعد دو حرف ہوں جیسے مساجد یا مشدد حرف ہو جیسے دواب

أَوْ ثَلَاثَةُ أَحْرُفٍ أَوْسَطُهَا سَاكِنٌ غَيْرُ قَابِلٍ لِلْهَاءِ كَمَصَابِيحَ، فَصَيَاقِلَةٌ

معطوف مضاف الیہ مبتدا خبر حال مضاف الیہ مبتدا

یا تین حرف ہوں ان کا درمیانہ ساکن ہو ھاء کو قبول کرنے والا نہ ہو جیسے مصابیح تو صیاقلۃ

وَفَرَازِنَةٌ مُنْصَرِفٌ لِقَبُولِهِمَا الْهَاءَ، وَهُوَ أَيْضًا قَائِمٌ مَقَامَ السَّبَبَيْنِ

معطوف خبر مفعول بہ مبتدا مفعول مطلق خبر مفعول فیہ مضاف الیہ

اور فرازنۃ منصرف ہیں ان دونوں کے ھاء کو قبول کرنے کی وجہ سے اور وہ بھی دو سببوں کے قائم مقام ہے

الْجَمْعِيّةِ وَلُزُومِهَا وَامْتِنَاعِ أَنْ يُجْمَعَ مَرّةً أُخْرَى جَمْعَ التَّكْسِيرَ

بدل معطوف خبر ناصبہ مضارع معروف مفعول فیہ صفت مفعول مطلق مضاف الیہ

جمع ہونا اور اس کا لازم ہونا اور اس بات کا ناجائز ہونا کہ اس کی دوسری مرتبہ جمع تکسیر لائی جائے

فَكَأَنَّهُ جُمِعَ مَرّتَيْنِ،

حرف مشبہ ماضی مجہول مفعول مطلق

گویا کہ اس کی دو مرتبہ جمع لائی گئی

تشریح اس عبارت میں مصنف نے جمع کی شرط بیان کی ہے نیز یہ بتایا ہے کہ جمع دو کے قائم مقام کیسے ہے

سوال کون سی جمع غیر منصرف کا سبب بنتی ہے؟

جواب صرف جمع اقصی ہی غیر منصرف کا سبب بنتی ہے

سوال جمع کے غیر منصرف ہونے کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب جمع کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جمع اقصی (جمع منتھی الجموع) کے وزن پر ہو جیسے مساجد

سوال جمع منتھی الجموع کا صیغہ (وزن) کیا ہے؟

جواب پہلے دو حرف مفتوح ہوتے ہیں پھر الف علامت جمع اقصی، الف کے بعد ایک حرف ہو گا تو وہ مشدد ہو گا جیسے دواب

الف کے بعد اگر دو حرف ہوں گے تو پہلا مکسور ہو گا جیسے مساجد

الف کے بعد اگر تین حرف ہوں گے تو پہلا مکسور دوسری جگہ یاء ساکنہ ہو گی جیسے مصابیح

سوال جمع اقصی کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب جمع اقصی کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں گول تاء نہ ہو جو وقف کی صوت میں ھاء سے بدل جاتی ہے

سوال صیاقلة اور فرازنة ،جمع اقصی ہونے کے باوجود منصرف کیوں ہیں؟

جواب آخر میں گول تاء ہونے کی وجہ سے

سوال جمع اقصی دو سببوں کے قائم مقام کیسے ہے؟

جواب جمع اقصی دو سببوں کے قائمقام ہے ایک جمع ہونا اور دوسرا سبب ہے لزوم جمع اور لزوم جمع بھی جمع ہونے کے مترادف ہے تو گویا دو جمع ہو گئیں تو جمع اقصی ایک جمع نہیں دو جمع ہے

أَمّا التَّرْكِيبُ فَشَرْطُهُ أَنْ يَكُونَ عَلَمًا بِلَا إِضَافَةٍ وَلَا إِسْنَادٍ كَبَعْلَبَكَّ

شرط مبتدا مبتدا ناصبہ فعل ناقص خبر مجرور معطوف

بہر حال ترکیب تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ نام ہو بغیر اضافت اور بغیر نسبت کے جیسے بعلبک

فَعَبْدُ اللّٰهِ مُنْصَرِفٌ وَمَعْدِيكَرِبُ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ وَشَابَّ قَرْنَاهَا مَبْنِيٌّ،

مبتدا مضاف الیہ خبر مبتدا خبر مضاف الیہ مبتدا خبر

تو عبد اللہ منصرف ہے اور معدیکرب غیر منصرف ہے اور شاب قرناھا مبنی ہے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے ترکیب کی شرط بیان کی ہے مثال کے ساتھ

سوال ترکیب کے غیر منصرف کا سبب ہونے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو ایسا علم جس میں دو لفظ نہ تو مضاف، مضاف الیہ ہوں اور نہ ہی مسند الیہ، مسند ہوں جیسے بعلبک (شہر کا نام) اور معدیکرب (شخص کا نام)

سوال عبد اللہ میں دو سبب (ترکیب، علم) پائے جانے کے باوجود منصرف کیوں ہے؟

جواب عبد اللہ منصرف اس لیے ہے کہ ان دو لفظوں میں سے ایک مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہے ان دونوں کو ملا کر نام رکھ دیا گیا

سوال شاب قرناھا میں دو سبب (ترکیب، علم) پائے جانے کے باوجود غیر منصرف کیوں نہیں؟

جواب اس لیے کہ ان دو لفظوں میں سے ایک مسند اور دوسرا مسند الیہ ہے دونوں کو ملا کر عورت کا نام رکھ دیا گیا اس لیے یہ مبنی ہے غیر منصرف نہیں

أَمّا الْأَلِفُ وَالنُّونُ الزَّائِدَتَانِ إِنْ كَانَتَا فِي اسْمٍ فَشَرْطُهُ أَنْ يَكُونَ عَلَمًا

شرط مبتدا معطوف صفت شرط فعل ناقص مبتدا ناصبہ فعل ناقص خبر

بہر حال الف ونون زائد تان اگر وہ دونوں اسم میں ہوں تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ نام ہو

كَ عِمْرَانَ وَعُثْمَانَ، فَسَعْدَانُ اسْمُ نَبْتٍ مُنْصَرِفٌ لِعَدَمِ الْعَلَمِيَّةِ ،

معطوف مبتدا خبر مضاف الیہ خبر مضاف الیہ

جیسے عمران اور عثمان تو سعدان جو ایک بوٹی کا نام ہے منصرف ہے نام نہ ہونے کی وجہ سے

وَإِنْ كَانَتَا فِي صِفَةٍ فَشَرْطُهُ أَنْ لَا يَكُونَ مُؤَنَّثُهُ عَلَى فَعْلَانَة

فعل ناقص مبتدا فعل ناقص اسم

اور اگر وہ دونوں صفت میں ہوں تو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فعلانۃ کے وزن پر نہ ہو

كَسَكْرَانَ، فَنَدْمَانٌ مُنْصَرِفٌ لِوُجُودِ نَدْمَانَةٍ

مبتدا خبر مضاف الیہ

جیسے سکران تو ندمان منصرف ہے ندمانۃ کے پائے جانے کی وجہ سے

تشریح اس عبارت میں مصنف نے الف اور نون زائد تان کی شرط بیان کی ہے مثالوں کے ساتھ

سوال الف نون زائد تان اگر اسم میں ہوں تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط کیا ہے

؟

جواب الف نون زائد تان اگر اسم میں ہوں تو ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ نام ہو جیسے عمران اور عثمان

سوال سعدان میں الف نون زائد تان ہونے کے باوجود غیر منصرف کیوں نہیں؟

جواب اس لیے کہ سعدان علم نہیں بلکہ ایک بوٹی کے لیے استعمال ہونے والا اسم ہے

سوال الف نون زائد تان اگر صفت میں ہوں تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب الف نون زائد تان اگر صفت میں ہوں تو ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فعلانة کے وزن پر نہ ہو جیسے سکران کی مؤنث سکری آتی ہے سکرانة نہیں آتی

سوال ندمان میں دو سبب (الف نون زائد تان، وصف) پائے جانے کے باوجود منصرف کیوں ہے؟

جواب اس لیے کہ اس کی مؤنث فعلانۃ کے وزن پر ندمانۃ آتی ہے

أَمَّا وَزْنُ الْفِعْلِ فَشَرْطُهُ أَنْ يُخْتَصَّ بِالْفِعْلِ وَلَا يُوجَدَ فِي الِاسْمِ

شرط مبتدا مضاف الیہ مبتدا مضارع مجہول مضارع مجہول

بہر حال وزن فعل تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ فعل کے ساتھ خاص ہو اور وہ اسم میں نہ پایا جائے

إِلَّا مَنْقُولاً عَنْ الْفِعْلِ كَشَمَّرَ وَضُرِبَ، وَإِنْ لَمْ يُخْتَصَّ بِهِ فَيَجِبُ

حال معطوف شرط نفی جاحد معروف مضارع معروف

مگر فعل سے نقل کیا ہوا جیسے شمر اور ضرب اور اگر اس کے ساتھ خاص نہ ہو تو واجب ہے

أَنْ يَكُونَ فِي أَوَّلِهِ إِحْدَى حُرُوفِ الْمُضَارَعَةِ وَلَا يَدْخُلَهُ الْهَاءُ كَأَحْمَدَ

ناصبہ فعل ناقص اسم مضاف الیہ مضاف الیہ مضارع معروف فاعل

یہ کہ اس کے شروع میں حروف مضارع میں سے ایک ہو اور اس پر ھاء داخل نہ ہو جیسے احمد

وَيَشْكُرَ وَتَغْلِبَ وَنَرْجِسَ، فَيَعْمَلٌ مُنْصَرِفٌ لِقَبُولِهَا الْهَاءَ

معطوف معطوف معطوف مبتدا خبر مفعول بہ

اور یشکر اور تغلب اور نرجس تو یعمل منصرف ہے اس کے ھاء کو قبول کرنے کی وجہ سے

كَقَوْلِهِمْ: نَاقَةٌ يَعْمَلَةٌ،

خبر صفت

جیسے ان (عربوں) کا کہنا ناقۃ یعملۃ

تشریح اس عبارت میں مصنف نے وزن فعل کی شرط بیان کی ہے مثالوں کے ساتھ

سوال وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ

خاص ہو اور اسم میں وہ وزن نہ پایا جائے البتہ فعل کا صیغہ ہی اسم کے لیے استعمال کیا جائے جیسے ضرب اور شمر

سوال اگر وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو کیا شرط ہے؟

جواب اگر وہ وزن، فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے شروع میں علامات مضارع (حروف اتین) میں سے کوئی حرف ہو اور اس کے آخر میں گول تاء بھی داخل نہ ہوتی ہو جیسے احمد، یشکر، تغلب اور نرجس

سوال یعمل میں دو سبب (وزن فعل اور وصف) پائے جانے کے باوجود غیر منصرف کیوں نہیں؟

جواب اس لیے کہ اس کے آخر میں گول تاء آتی ہے جیسے ناقة یعملة (کام کرنے والی اونٹنی)

وَاعْلَمْ أَنّ كُلّ مَا شُرِطَ فِيهِ الْعَلَمِيَّةُ وَ هُوَ الْمُؤَنّثُ بِالتَّاءِ

امر معروف اسم ماضی مجہول نائب فاعل مبتدا خبر

اور آپ جان لو کہ ہر وہ جس میں علمیت شرط رکھی گئی اور وہ تاء کے ساتھ مؤنث ہونا ہے

وَالْمَعْنَوِيُّ وَالْعُجْمَةُ وَالتَّرْكِيبُ وَالِاسْمُ الَّذِي فِيهِ الْأَلِفُ وَالنُّونُ الزَّائِدَتَانِ

معطوف معطوف معطوف معطوف موصول مبتدا موخر معطوف صفتُ

اور (مؤنث) معنوی اور عجمہ اور ترکیب اور ایسا اسم جس میں الف ونون زائد تان ہو

أَوْ لَمْ يُشْتَرَطْ فِيهِ ذَلِكَ، وَاجْتَمَعَ مَعَ سَبَبٍ وَاحِدٍ فَقَطْ، وَهُوَ الْعَلَمُ الْمَعْدُولُ

نفی جاحد معروف نائب فاعل ماضی معروف مضاف الیہ صفت اسم فعل مبتدا خبر صفت

یا اس میں وہ شرط نہ ہو اور وہ صرف ایک سبب کے ساتھ جمع ہوا اور وہ عدل والا علم

وَوَزْنُ الْفِعْلِ إِذَا نُكِّرَ صُرِفَ

معطوف مضاف الیہ ماضی مجہول ماضی مجہول

اور وزن فعل ہے جب نکرہ لایا گیا تو منصرف ہو گیا

أَمّا فِي الْقِسْمِ الْأَوّلِ فَلِبَقَاءِ الِاسْمِ بِلَا سَبَبٍ، وَأَمّا فِي الثَّانِي

شرط صفت مضاف الیہ مجرور

بہر حال پہلی قسم میں تو بغیر سبب اسم کے باقی رہنے کی وجہ سے ہے اور بہر حال دوسری قسم میں

فَلِبَقَائِهِ عَلَى سَبَبٍ وَاحِدٍ، تَقُولُ: جَاءَنِي طَلْحَةُ وَ طَلْحَةٌ آخَرُ

صفت مضارع معروف ماضی معروف فاعل معطوف صفت

تو اس کے ایک سبب پر باقی رہنے کی وجہ سے ہے تو کہے گا میرے پاس طلحہ اور کوئی دوسرا طلحہ آیا

و قَامَ عُمَرُ وَ عُمَرٌ آخَرُ وَ ضَرَبَ أَحْمَدُ وَ أَحْمَدٌ آخَرُ،

ماضی معروف فاعل معطوف صفت ماضی معروف فاعل معطوف صفت

اور عمر اور کوئی دوسرا عمر کھڑا ہوا اور احمد نے اور کسی دوسرے احمد نے مارا

وَكُلُّ مَا لَايَنْصَرِفُ إِذَا أُضِيفَ أَوْ دَخَلَهُ اللَّامُ فَدَخَلَهُ الْكَسْرَةُ،

مبتدا مضارع معروف ماضی مجہول ماضی معروف فاعل ماضی معروف فاعل

اور ہر وہ (اسم) جو غیر منصرف ہوتا ہے جب وہ مضاف ہو یا اس پر لام داخل ہو تو اس پر کسرہ داخل ہوگا

نَحْوَ: مَرَرْتُ بِأَحْمَدِكُمْ وَبِالْأَحْمَدِ

خبر ماضی معروف

جیسے میں تمہارے احمد اور خاص احمد کے پاس سے گزرا

تشریح اس عبارت میں مصنف نے یہ بتایا ہے کہ کس صورت میں غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین آسکتی ہے

سوال کس صورت میں غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین آسکتی ہے؟

جواب ایک صورت میں غیر منصرف پر تنوین آسکتی ہے جب وہ نکرہ ہو اور جب اس پر الف لام ہو یا وہ مضاف ہو تو اس پر کسرہ آسکتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِأَحْمَدِكُمْ وَبِالْأَحْمَدِ

سوال غیر منصرف کے نو اسباب میں سے کس سبب میں علمیت شرط ہے؟

جواب پانچ اسباب میں علمیت شرط ہے

تانیث بالتاء، تانیث معنوی، عجمہ، ترکیب اور وہ اسم جس میں الف نون زائدتان ہو

سوال وہ اسباب جن میں علمیت شرط ہے کیا انہیں منصرف پڑھنا بھی جائز ہے؟

جواب وہ اسباب جن میں علمیت شرط ہے جب انہیں نکرہ بنادیا جائے تو وہ منصرف ہو جاتے ہیں

کیونکہ وہ اسم بغیر کسی سبب کے رہ جائے گا جیسے طلحة جب نکرہ ہو گا تو اس سے علمیت بھی ختم ہو جائے گی تانیث بھی ختم ہو جائے گی

سوال وہ کون سے اسباب ہیں جن میں علمیت شرط تو نہیں مگر پائی جاتی ہے؟

جواب وہ دو ہیں عدل اور وزن فعل

سوال عدل اور وزن فعل جب نام ہوں تو انہیں منصرف بھی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب جب انہیں نکرہ بنا دیا جائے تو منصرف پڑھ سکتے ہیں اس لیے کہ تب صرف ایک سبب رہ جائے گا جیسے عمر جب نکرہ ہو گا تو اس میں صرف ایک سبب عدل رہ جائے گا

الْمَقْصِدُ الْأَوّلُ:

مبتداء صفت

پہلا مقصد،

الْأَسْمَاءُ الْمَرْفُوعَاتُ ثَمَانِيَةُ أَقْسَامٍ الْفَاعِلُ، وَمَفْعُولُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ، وَالْمُبْتَدَأُ،

مبتداء صفت خبر مضاف الیہ خبر مبتداء نفی جحد مجہول نائب فاعل مبتداء

مرفوع اسم کی آٹھ قسمیں ہیں فاعل، نائب فاعل ،مبتداء،

وَالْخَبَرُ، وَخَبَرُ إِنّ وَأَخَوَاتِهَا وَاسْمُ كَانَ وَأَخَوَاتِهَا وَاسْمُ مَا و لا الْمُشَبّهَتَيْنِ بِلِيس

مبتداء مبتداء مضاف الیہ معطوف معطوف مضاف الیہ معطوف معطوف صفت

خبر، ان اور اس کی بہنوں کی خبر ،کان اور اس کی بہنوں کا اسم، ماولا المشبھتان بلیس کا اسم

وَخَبَرُ لَا الّتِي لِنَفْيِ

معطوف

اورلائے نفی جنس کی خبر

مرفوعات

سوال مرفوعات کا واحد کیا ہے؟ مرفوع کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ علامت فاعلیت کتنی اور کون کون سی ہیں؟ مع امثلہ بیان کریں

جواب مرفوعات کا واحد مرفوع ہے مرفوعۃ نہیں

مرفوع کی تعریف: وہ اسم جو علامت فاعلیت پر مشتمل ہو

علامت فاعلیت تین ہیں رفع واوٴ الف

جیسے **جاءني زيد و أبوك والأخوان**

زید میں رفع فاعلیت کی علامت ہے **ابوک** میں واوٴ اور **اخوان** میں الف فاعلیت کی علامت ہے

سوال: مرفوعات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: مرفوعات آٹھ ہیں

فاعل نائب فاعل مبتداء خبر حروف مشبہ بالفعل کی خبر

افعال ناقصہ کا اسم ماولا المشبھتان بلیس کا اسم لائے نفی جنس کی خبر

فَصْلٌ

الْفَاعِلُ وَهوَ كل اسْم قَبْلَهُ فِعْلٌ أَوْصِفَةٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ قَامَ بِهِ

مبتداء مبتداء خبر مضاف الیہ مفعول فیہ مبتداء معطوف ماضی مجہول ماضی معروف

فاعل اور وہ ہر ایسا اسم ہے جس سے پہلے فعل یا صفت ہے اس کی نسبت اس (اسم) کی طرف کی گئی اس معنی پر کہ وہ اس (اسم) کے ساتھ قائم ہوا

لَا وَقَعَ عَلَيْهِ نَحْوُ: قَامَ زَيْدٌ وَزَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرُواً وَمَاضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرُوا

ماضی معروف ماضی معروف فاعل مبتداء خبر فاعل مفعول بہ ماضی معروف فاعل مفعول بہ

نہ کہ اس پر واقع ہوا جیسے زید کھڑا ہوا اور زید اس کا ابو عمرو کو مارنے والا ہے اور زید نے عمرو کو نہیں مارا

سوال: فاعل کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب: ہر وہ اسم جس سے پہلے فعل ہو یا صفت ہو اس فعل یا صفت کی اس اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو اس طرح کہ وہ فعل یا صفت اس اسم کے ساتھ قائم ہو اس پر واقع نہ ہو

وَكُلّ فِعْلٍ لَابُدّ لَهُ مِنْ فَاعِلٍ مَرْفُوعٍ مُظْهَرٍ كَذَهَبَ زَيْدٌ أَوْ مُضْمَرٍ بَارِزٍ

مبتداء مضاف الیہ لا کا اسم صفت صفت ماضی معروف فاعل معطوف صفت

اور ہر فاعل اس کے لیے مرفوع ظاہر فاعل ضروری ہے جیسے زید گیا یا ضمیر بارز

كَضَرَبْتُ زَيْدًا أَوْ مُسْتَتِرٍ كَزَيْدٌ ذَهَب وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُتَعَدّيًا كَانَ لَهُ مَفْعُولٌ بِهِ

ماضی معروف مفعول بہ معطوف مبتداء ماضی معروف فعل ناقص اسم خبر فعل ناقص ا سم

جیسے میں نے زید کو مارا یا پوشیدہ جیسے زید ہی گیا اور اگر فعل، متعدی ہو تو اس کے لیے مفعول بہ بھی ضروری ہے

أَيْضًا نَحْوُ: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرُواً، وَإِنْ كَانَ الْفَاعِلُ مُظْهَرًا وُحّد الْفِعْل أَبَدًاً

مفعول مطلق ماضی معروف فاعل مفعول بہ فعل ناقص اسم خبر ماضی مجہول نائب فاعل مفعول فیہ

جیسے زید نے عمرو کو مارا اور اگر فاعل ظاہر ہو تو فعل کو ہمیشہ واحد لایا جائے گا

نَحْوَ: ضَرَبَ زَيْدٌ وَضَرَبَ الزَّيْدَانِ وَضَرَبَ الزَّيْدُونَ،

خبر ماضی معروف فاعل ماضی معروف فاعل ماضی معروف فاعل

جیسے زید نے مارا اور دو زیدوں نے مارا اور کئی زیدوں نے مارا

سوال: اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل واحد لایا جائے گا یا تثنیہ و جمع؟

جواب: اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا یعنی فاعل واحد ہو تثنیہ ہو یا جمع فعل واحد ہی لایا جائے گا جیسے **نصر زید نصر الزیدان نصر الزیدون**

ان تینوں مثالوں میں فاعل اسم ظاہر ہے پہلی مثال میں واحد دوسری میں تثنیہ اور تیسری میں جمع ہے مگر فعل یعنی **نصر** تینوں مثالوں میں واحد ہی ہے

وَإِنْ كَانَ مُضْمَرًا وُحّد لِلْوَاحِدِ نَحْوُ: زَيْد ضَرب وَ ثُنِّيَ لِلْمُثَنّٰى نَحْو:

فعل ناقص خبر ماضی مجہول خبر مبتداء ماضی معروف ماضی مجہول خبر

اور اگر وہ ضمیر ہو تو واحد کے لیے واحد لایا جائے گا جیسے زید ہی نے مارا اور تثنیہ کے لیے تثنیہ لایا جائے گا جیسے

الزَّيْدَانِ ضَربا وَجُمِعَ لِلْجَمْعِ نَحْوُ: الزَّيْدُونَ ضَرَبُوا،

مبتداء ماضی معروف ماضی مجہول خبر مبتداء ماضی معروف

دو زیدوں نے ہی مارا اور جمع کے لئے جمع لایا جائے گا جیسے کئی زیدوں نے ہی مارا

سوال: فاعل اگر ضمیر ہو تو فعل کو واحد لایا جائے گا یا تثنیہ و جمع؟

جواب: فاعل اگر ضمیر ہے تو فعل کو فاعل کے مطابق لایا جائے گا یعنی فاعل اگر واحد ہے تو فعل بھی واحد ہو گا جیسے **زید نصر** اس مثال میں **نصر** کے اندر **ھو** ضمیر فاعل ہے **ھو**

ضمیر واحد ہے اس لیے فعل یعنی **نصر** بھی واحد لایا گیا

الزیدان نصرا اس مثال میں الف ضمیر فاعل ہے الف ضمیر تثنیہ کی ہے اس لیے فعل یعنی **نصرا** بھی تثنیہ لایا گیا

الزیدون نصروا اس میں واؤ ضمیر فاعل ہے جمع کی ضمیر ہونے کی وجہ سے فعل یعنی **نصروا** بھی جمع لایا گیا

وَإِنْ كَانَ الْفَاعِلُ مُؤَنَّثًا حَقِيقِيًّا وَهُوَ مَا بِإِزَائِهِ ذَكَرٌ مِنْ الْحَيَوَانِ أُنِّثَ الْفِعْلُ

فعل ناقص اسم خبر صفت مبتداء مبتداء ماضی مجہول نائب فاعل

اور اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور وہ، وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار میں سے نر ہو تو فعل کو ہمیشہ مؤنث لایا جائے گا

أَبَدًا إِنْ لَمْ تَفْصِلْ بَيْنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ نَحْوُ: قَامَتْ هِنْدٌ، وَإِنْ فَصَلْتَ

مفعول فیہ نفی جحد معروف مفعول فیہ مضاف الیہ معطوف خبر ماضی معروف فاعل ماضی معروف

اگر تو فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ کرے جیسے ھند کھڑی ہوئی اور اگر تو فاصلہ کرے

فَلَكَ الْخِيَارُ فِي التَّذْكِيرِ وَالتَّأْنِيثِ نَحْوُ: ضَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وَانْ شِئْتَ

مبتداء معطوف خبر ماضی معروف مفعول فیہ فاعل ماضی معروف

تو تجھے مذکر لانے اور مونث لانے میں اختیار ہے جیسے ھند نے آج مارا اور اگر تو چاہے

قُلْتَ: ضَرَبتْ الْيَوْمَ هِنْد وَكَذَلِكَ فِي الْمُؤَنَّثِ الْغَيْرِ الْحَقِيقِيِّ نَحْو:

ماضی معروف ماضی معروف مفعول فیہ فاعل صفت خبر

توکہے ھند نے آج مارا اسی طرح مؤنث غیر حقیقی میں جیسے

طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَإِنْ شِئْتَ قُلْتَ: طَلَعَ الشَّمْسُ هَذَا إِذَا كَانَ الْفِعْلُ مُسْنَدًا

ماضی معروف فاعل ماضی معروف ماضی معروف ماضی معروف فاعل فعل ناقص اسم خبر

سورج طلوع ہوا اور اگر تو چاہے تو کہے سورج طلوع ہوا یہ تب ہے جب فعل کی نسبت کی گئ ہو

إِلَى الْمُظْهَر، وَإِنْ كَانَ مُسْنَدًا إِلَى الْمُضْمَرِ أُنِّث أَبَدًا نَحْوُ: الشَّمْس طَلَعَتْ

فعل ناقص خبر ماضی مجہول مفعول فیہ خبر مبتداء ماضی معروف

ظاہر کی طرف اور اگر اس کی نسبت کی گئ ہو ضمیر کی طرف تو ہمیشہ مؤنث لایا جائے گا جیسے سورج ہی طلوع ہوا

وَجَمْعُ التَّكْسِير كَالْمُؤَنث الْغَيْرِ الْحَقِيقِيِّ تَقُولُ: قَامَ الرِّجَالُ وَإِنْ شِئْتَ

مبتداء مضاف الیہ صفت مضارع معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف

اور جمع تکسیر، مؤنث غیر حقیقی کی طرح ہے تو کہے گا مرد کھڑے ہوئے اور اگر تو چاہے

قُلْتَ: قَامَتِ الرِّجَال وَالرِّجَال وَيَجُوزُ فِيهِ الرِّجَالُ قَامُوا

ماضی معروف ماضی معروف فاعل معطوف مضارع معروف مبتداء ماضی معروف

توکہے مرد کھڑے ہوئے اور مرد ہی کھڑے ہوئے اور اس میں جائز ہے مرد ہی کھڑے ہوئے

سوال: فاعل اگر مؤنث ہو تو فعل کو مؤنث لایا جائے گا یا مذکر؟

جواب: فاعل اگر مؤنث ہو تو اس کی چار صورتیں ہیں

(۱) فاعل مؤنث حقیقی ہو فعل اور فاعل کے درمیان کوئی لفظ نہ ہو جیسے **قامت هند**

ایسی صورت میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائے گا

(۲) فاعل مؤنث حقیقی ہو فعل اور فاعل کے درمیان کوئی لفظ ہو جیسے **نصر اليوم هند**

(۳) فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے **طلع الشمس**

ان دو صورتوں میں فعل کو مذکر بھی لایا جا سکتا ہے مؤنث بھی

(۴) فاعل مؤنث کی ضمیر ہو جیسے **الشمس طلعت**

ایسی صورت میں فعل کو ہمیشہ مؤنث ہی لایا جائے گا

سوال: اگر فاعل جمع مکسر ہو تو فعل کو واحد لایا جائے گا یا جمع؟ مذکر لایا جائے گا یا مؤنث؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں

(۱) جمع مکسر کی طرف ضمیر فاعل ہو تو فعل کو واحد بھی لایا جا سکتا ہے جمع بھی مذکر بھی لایا جا سکتا ہے مؤنث بھی جیسے **الرجال قامت** **الرجال قاموا**

(۲) جمع مکسر فاعل ہو تو فعل کو مذکر بھی لایا جا سکتا ہے مؤنث بھی

جیسے **قام الرجال** **قامت الرجال**

وَيَجِبُ تَقْدِيمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْمَفْعُولِ إِذَا كَانَا مَقْصُورَيْنِ وَخِفْتَ اللُّبْس

مضارع معروف فاعل مضاف الیہ فعل ناقص خبر ماضی معروف مفعول

اور مفعول پر فاعل کو مقدم کرنا واجب ہوتا ہے جب وہ دونوں اسم مقصور ہوں اور تجھے مشتبہ ہونے کا اندیشہ ہو

نَحْو: ضَرب مُوسَى عِيسَى، وَيَجُوزُ تَقْدِيمُ الْمَفْعُولِ عَلَى الْفَاعِلِ

خبر ماضی معروف فاعل مفعول بہ مضارع معروف فاعل مضاف الیہ

جیسے موسی نے عیسی کو مارا اور فاعل پر مفعول کو مقدم کرنا جائز ہے

اِنْ لَمْ تَخَفْ اللُّبْس نَحْو: أَكَلَ الْكُمَّثْرَى يَحْيَى وَ ضَرَب عَمروًا زَيْد

نفی جحد معروف مفعول خبر ماضی معروف مفعول بہ فاعل ماضی معروف مفعول بہ فاعل

اگر تجھے مشتبہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو جیسے امرود کو یحیی نے کھایا اور عمرو کو زید نے مارا

سوال: فاعل کو پہلے ذکر کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اس کی تین صورتیں ہیں

(۱) فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور التباس کا اندیشہ ہو یعنی یہ نہ پتہ چلے کہ فاعل کون ہے مفعول کون تو فاعل کو پہلے ذکر کرنا واجب وضروری ہے جیسے **نصر موسی عیسی** موسی نے عیسی کی مدد کی

(۲) اگر فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور نہ ہوں تو فاعل کو پہلے بھی ذکر کیا جا سکتا ہے مفعول کے بعد بھی جیسے **نصر زید عمروا** زید نے عمرو کو مارا

(۳) التباس کا اندیشہ نہ ہو تو فاعل کو پہلے بھی ذکر کیا جا سکتا ہے مفعول کے بعد بھی جیسے **أكل الكمثرى يحيى** یحی نے امرود کھایا

وَيَجُوزُ حَذْفُ الْفِعْلِ حَيْثُ كَانَتْ قَرِينَةٌ نَحْوُ: زَيْدٌ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ:

مضارع معروف فاعل مضاف الیہ مفعول فیہ فعل ناقص اسم خبر فاعل ماضی معروف

اور فعل کو حذف کرنا جائز ہے جہاں کوئی قرینہ (نشانی) ہو جیسے اس شخص کے جواب میں زید جس نے کہا

مَنْ ضَرَبَ وَكَذَا يَجُوزُ حَذْفُ الْفِعْلِ وَ الْفَاعِلِ مَعًا كنَعَمْ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ:

ماضی معروف مضارع معروف فاعل مضاف الیہ معطوف مفعول فیہ ماضی معروف

کس نے مارا؟ اور اسی طرح فعل اور فاعل کو ایک ساتھ حذف کرنا جائز ہے جیسے اس شخص کے جواب میں ہاں جس نے کہا

أَ قَامَ زَيْد وَ قَدْ يُحْذَفُ الْفَاعِلُ وَيُقَام الْمَفْعُولُ مَقَامَهُ إِذَا كَانَ الْفِعْلُ مَجْهُولًا

ماضی معروف فاعل مضارع مجہول نائب فاعل مضارع مجہول نائب فاعل مفعول فیہ فعل ناقص اسم خبر

کیا زید کھڑا ہوا؟ اور کبھی فاعل کو حذف کیا جاتا ہے اور مفعول کو اس کے قائم مقام کیا جاتا ہے جب فعل مجہول ہو

نَحْوَ: ضَرَبَ زَيْدٌ وَهُوَ الْقِسْمُ الثَّانِي مِنْ الْمَرْفُ

خبر ماضی معروف فاعل مبتداء خبر صفت

جیسے زید کو مارا گیا اور وہ مرفوعات کی دوسری قسم ہے

سوال: صرف فاعل کو ذکر کرنا اور فاعل کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کسی قرینے سے فعل معلوم ہو رہا ہو تو فعل کو حذف کر کے صرف فاعل ذکر کرنا جائز ہے ورنہ نہیں جیسے کسی نے پوچھا تمہاری مدد کس نے کی تو جواب میں **نصر زید** کی جگہ صرف

زید کہا جاسکتا ہے

سوال: کیا فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا جائز ہے؟

اگر قرینہ موجود ہو یعنی فعل اور فاعل کا پتہ چل رہا ہو تو دونوں کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کوئی سوال کرے **ھل نصر زید** (کیا زید نے مدد کی) تو جواب میں **نصر زید** کی جگہ صرف **نعم** کہا جاسکتا ہے کیونکہ فعل اور فاعل دونوں کا پتہ سوال سے چل رہا ہے

سوال: کیا کبھی فاعل کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں کبھی فاعل کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے اس کی جگہ مفعول کو اعراب دیا جاتا ہے ایسے مفعول کو نائب الفاعل کہا جاتا ہے جیسے **نصر زید عمروا** میں **زید** کو حذف کر کے **عمروا** کو **زید** والا اعراب دیا جاتا ہے اور یوں کہا جاتا ہے **نصر عمرو**

فَصْلٌ:

إِذَا تَنَازَعَ الْفِعْلَانِ فِي اسْمٍ ظَاهِرٍ بَعْدَهُمَا أَيْ: أَرَادَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْ الْفِعْلَيْنِ

ماضی معروف فاعل صفت مفعول فیہ ماضی معروف فاعل مضاف الیہ

جب دو فعلوں نے کسی ایسے اسم میں جھگڑا کیا جو ان کے بعد ہے یعنی دو فعلوں میں سے ہر ایک نے چاہا

أَنْ يَعْمَلَ فِي ذَلِكَ الِاسْمِ فَهَذَا إِنَّمَا يَكُونُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ، الْأَوَّلُ

مضارع معروف مشار الیہ مبتداء فعل ناقص مضاف الیہ مبتداء

کہ وہ اس اسم میں عمل کرے تو یہ (جھگڑا) تو چار قسموں پر ہوتا ہے پہلی قسم

: أَنْ يَتَنَازَعَا فِي الْفَاعِلِيَّةِ فَقَطْ نَحْوَ: ضَرَبَنِي وَأَكْرَمَنِي زَيْدٌ الثَّانِي :

مضارع معروف اسم فعل خبر ماضی معروف ماضی معروف فاعل مبتداء

یہ ہے کہ وہ دونوں صرف فاعل ہونے میں جھگڑا کریں جیسے مجھے مارا اور میری عزت کی زید نے دوسری قسم

أَنَّ يَتَنَازَعَا فِي الْمَفْعُولِيَّة فَقَطْ نَحْو: ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ زَيْدًا الثَّالِثُ :

مضارع معروف اسم فعل خبر ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ مبتداء

یہ ہے کہ وہ دونوں صرف مفعول ہونے میں جھگڑا کریں جیسے میں نے مارا اور میں نے عزت کی زید کی تیسری قسم

أَنْ يَتَنَازَعَا فِي الْفَاعِلِيَّةِ وَالْمَفْعُولِيَّةِ وَيَقْتَضِي الْأَوَّل الْفَاعِل وَالثَّانِي الْمَفْعُول نَحْو

مضارع معروف معطوف مضارع معروف فاعل مفعول بہ معطوف معطوف خبر

یہ ہے کہ وہ دونوں فاعل ہونے اور مفعول ہونے میں جھگڑا کریں اور پہلا فاعل کا تقاضہ کرے اور دوسرا مفعول کا تقاضہ کرے جیسے

ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا، الرَّابِعُ : عَكْسُهُ نَحْوُ: ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي زَيْد

ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ مبتداء خبر خبر ماضی معروف ماضی معروف فاعل

مجھے مارا اور میں نے عزت کی زید کی اور چوتھی قسم اس کا الٹ ہے جیسے میں نے مارا اور میری عزت کی زید

سوال: تنازع فعلان کی کتنی اور کون کون سی قسمیں بمع امثلہ بیان کریں

جواب: چار قسمیں ہیں

(۱) دو فعلوں میں سے ہر ایک تقاضہ کرے کہ ان کے بعد جو اسم ہے وہ اس کا فاعل بنے جیسے

ضربني وأكرمني زيد

(۲) دونوں میں سے ہر ایک تقاضہ کرے کہ ان کے بعد جو اسم ہے وہ ان کا مفعول بنے جیسے

ضربت وأكرمت زيدا

(۳) پہلا فعل فاعل ہونے کا تقاضہ کرے اور دوسرا فعل مفعول ہونے کا تقاضہ کرے جیسے

ضربني وأكرمت زيدا

(۴) پہلا فعل مفعول ہونے کا تقاضہ کرے اور دوسرا فعل فاعل ہونے کا تقاضہ کرے جیسے

ضربت وأكرمني زيد

وَاعْلَمْ أَنَّ فِي جَمِيعِ هَذِهِ الْأَقْسَامِ يَجُوزُ إِعْمَالُ الْفِعْلِ الْأَوَّلِ وَإِعْمَالُ الْفِعْلِ الثَّانِي

امر معروف مضاف الیہ مضارع معروف فاعل مضاف الیہ صفت معطوف مضاف الیہ صفت

اور جان لو کہ ان تمام قسموں میں پہلے فعل کا عمل دینا جائز ہے اور دوسرے فعل کا عمل دینا جائز ہے

خِلَافًا لِلْفَرَّاءِ فِي الصُّورَةِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ أَنَّ يَعْمَلَ الثَّانِي وَدَلِيلُه لُزُومُ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ

مفعول مطلق صفت معطوف مضارع معروف فاعل مبتدا خبر مضاف الیہ مضاف الیہ

فراء کا پہلی صورت اور تیسری میں اختلاف ہے کہ دوسرا فعل عمل کرے اور ان کی دلیل دو چیزوں میں سے ایک کا لازم آنا ہے

إِمَّا حَذْفُ الْفَاعِلِ أَوْ الْإِضْمَارُ قَبْلَ الذِّكْرِ وَكِلَاهُمَا مَحْظُورَانِ، وَهَذَا فِي الْجَوَازِ

شرط خبر مضاف الیہ معطوف مفعول فیہ مضاف الیہ مبتداء خبر مبتداء

یا فاعل کو حذف کرنا یا ذکر سے پہلے ضمیر لانا اور وہ دونوں ممنوع ہیں اور یہ (اختلاف) جائز ہونے میں ہے

سوال: تنازع فعلان کی صورت میں اسم کو کس فعل کا عمل دیا جائے گا فراء اور بصری کوفیوں کا اختلاف مع دلائل بیان کریں

جواب: **بصریوں اور کوفیوں کا موقف**

تنازع فعلان کی چاروں صورتوں میں پہلے فعل کا عمل دینا بھی جائز ہے اور دوسرے فعل کا عمل دینا بھی جائز ہے

دلیل پہلے فعل کا عمل دینا اس لیے جائز ہے کہ وہ پہلے ہے اور جو پہلے ہو وہی زیادہ مستحق ہوتا ہے بعد والے سے

دوسرے فعل کا عمل دینا بھی جائز ہے اس لیے کہ وہ اسم کے قریب ہوتا ہے اور جو قریب ہو وہی

زیادہ مستحق ہوتا ہے

فراء کا موقف دو قسموں میں اسم کو کسی بھی فعل کا عمل دینا جائز ہے ان دو قسموں میں سے ایک دوسری قسم ہے اور ایک چوتھی قسم ہے

اور دو قسموں میں دوسرے فعل کا عمل دینا جائز نہیں بلکہ پہلے فعل کا عمل دینا واجب ہے ان دو قسموں میں سے ایک پہلی قسم ہے اور ایک تیسری قسم ہے

پہلی قسم کی مثال یہ ہے ضربنی واکرمنی زید

اس میں اگر زید کو دوسرے فعل کا فاعل بنائیں گے تو پہلے فعل کا فاعل یا محزوف ہو گا یا اس کے اندر ضمیر ہو گا محذوف تو ہو نہیں سکتا کہ فاعل کو حذف کرنا جائز نہیں اور ضمیر کو بھی فاعل نہیں بنا سکتے کہ ضمیر پہلے ہو گی اور مرجع بعد میں زید بنے گا اور یہ بھی جائز نہیں

تیسری قسم کی مثال ضربني وأكرمت زيدا

اس میں بھی مذکورہ دو خرابیوں میں سے کوئی ایک خرابی لازم آتی ہے اگر زید کو دوسرے فعل کا مفعول بنائیں گے تو پہلے فعل کا فاعل یا محذوف ہو گا یا اس کے اندر ضمیر ہو گا محذوف تو ہو نہیں سکتا کہ فاعل کو حذف کرنا جائز نہیں اور ضمیر کو بھی فاعل نہیں بنا سکتے کہ ضمیر پہلے ہو گی اور مرجع بعد میں زید بنے گا اور یہ بھی جائز نہیں

وَأَمَّا الِاخْتِيَارُ فَفِيهِ خِلَافُ الْبِصْرِيِّين فَإِنَّهُمْ يَخْتَارُون اِعْمَالَ الْفِعْلِ الثَّانِي

شرط مبتداء مبتداء مضاف الیہ مضارع معروف مفعول بہ مضاف الیہ صفت

اور بہر حال مختار تو اس میں بصریوں کا اختلاف ہے تو بے شک وہ دوسرے فعل کا عمل دینا اختیار کرتے ہیں

اعْتِبَارًا لِلْقُرْبِ وَالْجِوَار، وَالْكُوفِيُّون يَخْتَارُون اِعْمَالَ الْفِعْلِ الْأَوَّلِ

مفعول مطلق معطوف مبتداء مضارع معروف مفعول بہ مضاف الیہ صفت

قریب ہونے اور پڑوسی ہونے کا اعتبار کرتے ہوئے اور کوفی پہلے فعل کا عمل دینا اختیار کرتے ہیں

مُرَاعَاةً لِلتَّقْدِيم وَالِاسْتِحْقَاقِ

مفعول مطلق معطوف

مقدم ہونے اور مستحق ہونے کی رعایت کرتے ہوئے

سوال: بصریوں اور کوفیوں کا اختلاف مع دلائل بیان کریں

جواب: بصری اور کوفی اس بات پر تو متفق ہیں کہ تنازع فعلان کی صورت میں کسی بھی فعل کا عمل دیا جاسکتا ہے البتہ عمل دینے میں اختلاف ہے

بصری: بصری دوسرے فعل کا عمل دیتے ہیں

دلیل: اس لیے کہ دوسرا فعل اسم کے قریب ہوتا ہے اور جو قریب ہو وہی زیادہ مستحق ہوتا ہے

کوفی: کوفی پہلے فعل کا عمل دیتے ہیں

دلیل: اس لیے کہ پہلا فعل دوسرے سے مقدم ہے یعنی پہلے آتا ہے اور جو مقدم ہو وہی زیادہ

مستحق ہوتا ہے

فَإِنْ أَعْمَلْتَ الثَّانِيَ فَانْظُرْ إِنْ كَانَ الْفِعْلُ الْأَوَّلُ يَقْتَضِي الْفَاعِلَ أَضْمَرْتَه

ماضی معروف مفعول بہ امر معروف فعل ناقص اسم صفت مضارع معروف مفعول بہ ماضی معروف

تو اگر تو دوسرے کا عمل دے تو دیکھ اگر پہلا فعل فاعل کا تقاضہ کرے تو اس کی ضمیر لا

فِي الْأَوَّلِ كَمَا تَقُولُ فِي الْمُتَوَافِقَيْنِ: ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمَنِي زَيْدٌ

مضارع معروف ماضی معروف ماضی معروف فاعل

پہلے میں جیسا کہ تو کہے گا دو متوافق میں اس نے مجھے مارا اور میری عزت کی زید نے

ضَرَبَانِي وَأَكْرَمَنِي الزَّيْدَانِ و ضَرَبُونِي وَأَكْرَمَنِي الزَّيْدُونَ، وَفِي الْمُتَخَالِفَيْنِ:

ماضی معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف ماضی معروف فاعل

انہوں نے مجھے مارا اور میری عزت کی دو زیدوں نے، انہوں نے مجھے مارا اور میری عزت کی کئی زیدوں نے اور دو متخالف میں

ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُ زَيْدًا وَضَرَبَانِي وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدَيْنِ وَضَرَبُونِي

ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف

اس نے مجھے مارا اور میں نے عزت کی زید کی ان دو نے مجھے مارا اور میں نے دو زیدوں کی عزت کی، انہوں نے مجھے مارا

وَأَكْرَمتُ الزَّيْدِيْنَ

ماضی معروف مفعول بہ

اور میں نے عزت کی کئی زیدوں کی

سوال: **ضربنی واکرمنی زید** میں اگر **زید** دوسرے فعل کا فاعل ہو تو پہلے فعل کا فاعل کیا ہو گا؟

اسی طرح **ضربنی واکرمت زیدا** میں **زید** اگر دوسرا فعل کا مفعول ہو تو پہلے فعل کا فاعل کیا

ہو گا

جواب: پہلے فعل کا فاعل ضمیر ہو گی

وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ الْأَوَّلُ يَقْتَضِي الْمَفْعُول وَلَمْ يَكُنِ الْفَعْلانِ مِنَ أَفْعَالِ الْقُلُوبِ

فعل ناقص اسم صفت مضارع معروف مفعول بہ فعل ناقص اسم مضاف الیہ

اور اگر پہلا فعل مفعول کا تقاضہ کرے اور دو فعل افعال قلوب میں سے نہ ہوں

حَذَفْتَ الْمَفْعُول مِنْ الْفِعْلِ كَمَا تَقُولُ فِي الْمُتَوَافِقَيْنِ: ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا

ماضی معروف مفعول بہ مضارع معروف ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ

تو تو فعل کا مفعول حذف کر دے جیسا کہ تو کہے گا دو متوافق میں میں نے مارا(زید کو) اور میں نے زید کی عزت کی

وَ ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدَيْنِ وَضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدِيْنَ،

ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ

اور میں نے مارا(دوزیدوں کو) اور میں نے دوزیدوں کی عزت کی اور میں نے مارا(کئی زیدوں کو) اور میں نے عزت کی کئی زیدوں کی

وَفِي الْمُتَخَالِفَيْنِ: ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي زَيْد وَضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَنِي الزَّيْدَانِ

ماضی معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف ماضی معروف فاعل

اور دو متخالف میں میں نے مارا(زید کو) اور زید نے میری عزت کی اور میں نے مارا(دوزیدوں کو) اور میری عزت کی دوزیدوں نے

وَضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي الزَّيْدُونَ

ماضی معروف ماضی معروف فاعل

اور میں نے مارا(کئی زیدوں کو) اور میری عزت کی کئی زیدوں نے

سوال: ضربت واکرمت زیدا میں زیدا اگر دوسرے فعل کا مفعول ہو تو پہلے فعل کا مفعول کیا ہو گا اسی طرح ضربت واکرمنی زید میں زید اگر دوسرے فعل کا فاعل ہو تو پہلے فعل کا مفعول کیا ہو گا؟

جواب: مفعول محذوف ہو گا

وَإِنْ كَانَ الْفِعْلَانِ مِنْ أَفْعَالِ الْقُلُوبِ يَجِبُ إِظْهَارُ الْمَفْعُول لِلْفِعْلِ الْأَوَّلِ كَمَا

فعل ناقص اسم مضاف الیہ مضارع معروف فاعل مضاف الیہ صفت

اور اگر دو فعل، افعال قلوب میں سے ہوں تو پہلے فعل کے مفعول کو ظاہر کرنا واجب ہوتا ہے جیسا کہ

تَقُولُ حَسِبَنِي مُنْطَلِقًا وَحَسِبْتُ زَيْدًا مُنْطَلِقًا إِذْ لَا يَجُوزُ

مضارع معروف ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف مفعول بہ مفعول بہ مضارع معروف

تو کہے گا اس نے مجھے جانے والا گمان کیا اور میں نے زید کو جانے والا گمان کیا اس لیے کہ جائز نہیں

حَذْفُ الْمَفْعُولِ مِنْ أَفْعَالِ الْقُلُوبِ وَإِضْمَارُ الْمَفْعُولِ قَبْلَ الذِّكْرِ هَذَا هُوَ

فاعل مضاف الیہ مضاف الیہ معطوف مضاف الیہ مفعول فیہ مضاف الیہ مبتداء مبتداء

افعال قلوب کے مفعول کو حذف کرنا اور ذکر سے پہلے ضمیر لانا یہی

مَذْهَبُ الْبِصْرِيِّينَ

خبر مضاف الیہ

بصریوں کا مذہب ہے

سوال: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور اسم کو دوسرے فعل کا عمل دیا جائے تو پہلے فعل کا مفعول محذوف ہو گا یا اس کے لیے ضمیر لائی جائے گی؟

جواب: پہلے فعل کا مفعول محذوف نہیں ہو سکتا اس لیے کہ افعال قلوب کا مفعول حذف کرنا جائز نہیں

اسی طرح مفعول کے لیے ضمیر بھی نہیں لائی جا سکتی اس لیے کہ مفعول کے ذکر سے پہلے اس کے لیے ضمیر لانا جائز نہیں جیسے **حسبنی منطلقا وحسبت زیدا منطلقا**

اس میں پہلے فعل کا فاعل یا محذوف ہو گا یعنی **زید** یا **حسب** کی ضمیر فاعل ہو گی اور یائے متکلم اور **منطلقا** حسب کے دو مفعول ہوں گے اور ان دو مفعولوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا جائز نہیں

وَأَمَّا إِنْ أَعْمَلْتَ الْفِعْلَ الْأَوَّلَ عَلَى مَذْهَبِ الْكُوفِيِّينَ فَانْظُرْ

ماضی معروف مفعول بہ صفت　　مضاف الیہ　امر معروف

اور بہر حال اگر تو پہلے فعل کا عمل دے کوفیوں کے مذہب پر تو دیکھ

إِنْ كَانَ الْفِعْلُ الثَّانِي يَقْتَضِي الْفَاعِلَ　أَضْمَرْتَ الْفَاعِلَ فِي الْفِعْلِ الثَّانِي كَمَا

فعل ناقص　اسم　صفت　مضارع معروف　مفعول بہ　ماضی معروف　مفعول بہ　صفت

اگر دوسرا فعل فاعل کا تقاضہ کرے تو دوسرے فعل میں فاعل کی ضمیر لا جیسا کہ

تَقُولُ فِي الْمُتَوَافِقَيْنِ: ضَرَبَنِي وَأَكْرَمَنِي زَيْدٌ وَضَرَبَنِي وَأَكْرَمَانِي الزَّيْدَانِ

مضارع معروف　ماضی معروف　ماضی معروف　فاعل　ماضی معروف　ماضی معروف　فاعل

تو کہے گا دو متوافق میں، زید نے مجھے مارا اور اس نے میری عزت کی اور دو زیدوں نے مجھے مارا اور ان دو نے میری عزت کی

وَضَرَبَنِي وَأَكْرَمُونِي الزَّيْدُونَ ، وَفِي الْمُتَخَالِفَيْنِ: ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي زَيْدًا

ماضی معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ

اور کئی زیدوں نے مجھے مارا اور انہوں نے میری عزت کی اور دو متخالف میں میں نے زید کو مارا اور اس نے میری عزت کی

وَ ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَانِي الزَّيْدَيْنِ وَ ضَرَبْتُ وَأَكْرَمُونِي الزَّيْدِيْنَ

ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ

اور میں نے دو زیدوں کو مارا اور ان دو نے میری عزت کی اور میں نے کئی زیدوں کو مارا اور انہوں نے میری عزت کی

وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ الثَّانِي يَقْتَضِي الْمَفْعُول وَلَمْ يَكُنْ الْفَعْلانِ مِنَ أَفْعَالِ الْقُلُوبِ

فعل ناقص اسم صفت مضارع معروف مفعول بہ فعل ناقص اسم مضاف الیہ

اور اگر دوسرا فعل، مفعول کا تقاضہ کرے اور دو فعل، افعال قلوب میں سے نہ ہوں

جَازَ فِيهِ الْوَجْهَانِ حَذْفُ الْمَفْعُولِ وَالْإِضْمَارُ، وَالثَّانِي هُوَ الْمُخْتَارُ

ماضی معروف فاعل بدل مضاف الیہ معطوف مبتداء مبتداء خبر

تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں مفعول کو حذف کرنا اور ضمیر لانا اور دوسرا ہی مختار ہے

لِيَكُونَ الْمَلْفُوظُ مُطَابِقًا لِلْمُرَاد،أَمَّا الْحَذْفُ فَكَمَا تَقُولُ فِي الْمُتَوَافِقَيْنِ:

فعل ناقص اسم خبر مبتداء مضارع معروف

تاکہ لفظ، مراد کے مطابق ہو جائے بہر حال حذف کرنا جیسا کہ تو کہے گا دو متوافق میں

ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ زَيْدًا وَ ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدَيْن

ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ

،میں نے زید کو مارا اور میں نے (زید کی) عزت کی اور میں نے دو زیدوں کو مارا اور میں نے (دو زیدوں کی) عزت کی

وَ ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدِيْنَ، وَفِي الْمُتَخَالِفَيْن: ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ زَيْدٌ

ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف ماضی معروف فاعل

اور میں نے کئی زیدوں کو مارااور میں نے (کئی زیدوں کی) عزت کی اور دو متخالف میں، زید نے مجھے مارااور میں نے (زید کی) عزت کی

وَضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدَانِ وَضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدُونَ،

ماضی معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف ماضی معروف فاعل

اور دوزیدوں نے مجھے مارااور میں نے (دوزیدوں کی) عزت کی اور کئی زیدوں نے مجھے مارااور میں نے (کئی زیدوں کی) عزت کی

وَأَمَّا الْإِضْمَار فكما تَقولُ فِي الْمُتَوَافِقَيْنِ: ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُه زَيْدًا

شرط مبتداء مضارع معروف ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ

اور بہر حال ضمیر لانا ت جیسا کہ تو کہے گا دو متوافق میں، میں نے زید کو مارااور میں نے اس کی عزت کی

ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُهُمَا الزَّيْدَيْنِ وَ ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُهُمْ الزَّيْدِيْنَ،

ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ

اور میں نے دوزیدوں کو مارااور میں نے ان دو کی عزت کی اور میں نے کئی زیدوں کو مارااور میں نے ان کی عزت کی

وَفِي الْمُتَخَالِفَيْن: ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُه زَيْد وَضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُهُمَا الزَّيْدَانِ

ماضی معروف ماضی معروف فاعل ماضی معروف ماضی معروف فاعل

اور دو متخالف میں ،زید نے مجھے مارااور میں نے اس کی عزت کی اور دوزیدوں نے مجھے مارااور میں نے ان دو کی عزت کی

وَضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُهُمْ الزَّيْدُون،

ماضی معروف ماضی معروف فاعل

اور کئی زیدوں نے مجھے مارااور میں نے ان سب کی عزت کی

سوال: ضربنی واکرمنی زید میں زید اگر پہلے فعل کا فاعل ہو تو دوسرے فعل کا فاعل کیا ہو گا اسی طرح ضربت واکرمنی زید میں زید اگر پہلے فعل کا مفعول ہو تو دوسرے فعل کا فاعل کیا ہو گا

جواب: دوسرے فعل کا فاعل اس کے اندر ضمیر ہو گی

سوال: ضربت واکرمت زیدا میں اگر زید پہلے فعل کا مفعول ہو تو دوسرے فعل کا مفعول کیا ہو گا اسی طرح ضربنی واکرمت زید میں زید اگر پہلے فعل کا فاعل ہو تو دوسرے فعل کا مفعول کیا ہو گا؟

جواب: دونوں صورتوں میں دوسرے فعل کا مفعول محذوف بھی ہو سکتا ہے یعنی ضربت واکرمت زیدا میں زید تو پہلے فعل کا مفعول ہے اور اکرمت کا مفعول زیدا محذوف ہے

دوسری صورت یہ ہے کہ دوسرے فعل کا مفعول ضمیر ہو جیسے ضربت واکرمته زیدا

اس مثال میں زیدا تو پہلے فعل کا مفعول ہے اور اکرمت کا مفعول ہ ضمیر ہے

وَأَمَّا إِذَا كَانَ الْفِعْلَانِ مِنْ أَفْعَالِ الْقُلُوبِ فَلَا بُدَّ مِنْ إِظْهَارِ الْمَفْعُولِ كَمَا

شرط فعل ناقص اسم مضاف الیہ لا کا اسم مضاف الیہ

اور بہر حال جب دو فعل، افعال قلوب میں سے ہوں تو مفعول کو ظاہر کرنا ضروری ہے جیسا کہ

تَقُولُ : حَسِبَنِي وَحَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَينِ الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا؛ وَذَلِكَ لِأَنَّ حَسِبَنِي

مضارع معروف ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ فاعل مفعول بہ مبتداء ماضی معروف

توکہے گا دوزیدوں نے مجھے جانے والا گمان کیا اور میں نے ان کو جانے والا گمان کیا اور وہ اس لیے کہ حسبنی

وَحَسِبْتُهُمَا تَنَازَعَا فِي مُنْطَلِقًا وَ أَعْمَلْتَ الْأَوَّل وَهُوَ حَسِبَنِي

ماضی معروف ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ مبتداء ماضی معروف

اور حسبتھما نے منطلقا میں جھگڑا کیا اور تو نے پہلے کا عمل دیا اور وہ حسبنی ہے

وَأَظْهَرْتَ الْمَفْعُول فِي الثَّانِي فَإِنْ حَذَفْتَ مُنْطَلِقَينِ وَقُلْتَ:

ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف مفعول بہ ماضی معروف

اور دوسرے میں مفعول کو حذف کر دیا تو اگر تو منطلقین کو حذف کرے اور کہے

حَسِبَنِي وَحَسِبْتُهُمَا الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا يَلْزَمُ الِاقْتِصَارُ عَلَى أَحَدِ الْمَفْعُولَيْنِ

ماضی معروف ماضی معروف فاعل مفعول بہ مضارع معروف فاعل مضاف الیہ

دوزیدوں نے مجھے جانے والا گمان کیا اور میں نے ان کو (جانے والا) گمان کیا تو دو مفعولوں میں سے ایک پر اقتصار لازم آئے گا

فِي أَفْعَالِ الْقُلُوبِ وَهُوَ غَيْرُ جَائِز، وَإِنْ أَضْمَرْتَ فَلَا يَخْلُو مِنْ أَنْ تُضْمِرَ مُفْرَدً

مضاف الیہ مبتداء خبر مضاف الیہ ماضی معروف مضارع معروف مضارع معروف مفعول بہ

افعال قلوب میں اور وہ جائز نہیں ہے اور اگر تو ضمیر لائے تو خالی نہیں اس سے کہ تو واحد کی ضمیر لائے

و تَقُولَ: حَسِبَنِي وَ حَسِبْتُهُمَا إِيَّاهُ الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا

مضارع معروف ماضی معروف مفعول بہ فاعل مفعول بہ

اور کہے دوزیدوں نے مجھے جانے والا گمان کیا اور میں نے ان دو کو وہ گمان کیا

وَحِينَئِذٍ لَا يَكُونُ الْمَفْعُولُ الثَّانِي مُطَابِقًا لِلْمَفْعُولِ الْأَوَّلِ وَهُوَ هُمَا

مفعول فیہ فعل ناقص اسم صفت خبر صفت مبتداء خبر

اور اس وقت دوسرا مفعول، پہلے مفعول کے مطابق نہیں ہو گا اور وہ ھما ہے

فِي قَوْلِكَ: حَسِبْتُهُمَا وَلَا يَجُوزُ ذَلِكَ، أَوْ اَنْ تُضْمِرَ مُثَنًّى وَتَقُولَ

ماضی معروف مضارع معروف فاعل مضارع معروف مفعول بہ مضارع معروف

تیرے قول حسبتھما میں اور وہ جائز نہیں یا یہ کہ تو تثنیہ کی ضمیر لائے اور تو کہے

حَسِبَنِي وَحَسِبْتُهُمَا إِيَّاهُمَا الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا وَحِينَئِذٍ يَلْزَمُ عَوْدُ الضَّمِيرِ الْمُثَنَّى

ماضی معروف ماضی معروف مفعول بہ فاعل مفعول بہ مفعول فیہ مضارع معروف فاعل مضاف الیہ صفت

دو زیدوں نے مجھے جانے والا گمان کیا اور میں نے ان دو کو وہ گمان کیا اور اس وقت لازم آئے گا تثنیہ کی ضمیر کا لوٹنا

إِلَى اللَّفْظِ الْمُفْرَدِ وَهُوَ مُنْطَلِقًا الَّذِي وَقَعَ فِيهِ التَّنَازُعُ وَهَذَا أَيْضًا لَا يَجُوزُ،

صفت مبتدا خبر ماضی معروف فاعل مبتداء مفعول مطلق مضارع معروف

مفرد لفظ کی طرف اور وہ منطلقا ہے وہ جس میں جھگڑا واقع ہو اور یہ بھی جائز نہیں

وَإِذَا لَمْ يَجُزِ الْحَذْفُ وَالْإِضْمَارُ كَمَا عَرَفْتَ وَجَب الْإِظْهَار

نفی جاحد معروف فاعل معطوف ماضی معروف ماضی معروف فاعل

اور جب حذف اور ضمیر لانا جائز نہیں جیسا کہ تو نے جان لیا تو ظاہر کرنا واجب ہے

سوال: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور اسم کو پہلے فعل کا عمل دیا جائے کوفیوں کے مذہب کے مطابق تو دوسرے فعل کا فاعل یا مفعول کیا ہو گا؟

جواب: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں تو دونوں کا مفعول ظاہر کرنا واجب و ضروری

ہے یعنی محذوف نہیں ہو سکتا اور نہ ہی دوسرے فعل کے مفعول کے لیے ضمیر لائی جا سکتی ہے

جیسے **حسبنی منطلقا** **حسبتهما منطلقين**

اس مثال میں **حسب** اور **حسبت** دونوں افعال قلوب میں سے ہیں اور افعال قلوب کے دو مفعول ہوتے ہیں اور یہاں پر **حسب** اور **حسبت** کے دو دو مفعول ہیں

حسب کا ایک مفعول یائے متکلم کی ضمیر ہے اور دوسرا مفعول **منطلقا** ہے اسی طرح **حسبت** کا پہلا مفعول **هما** ضمیر ہے اور دوسرا مفعول **منطلقين** ہے اور **زید** پہلے فعل کا فاعل ہے

سوال: اگر دو فعل افعال قلوب میں سے ہوں تو دوسرے فعل کا مفعول محذوف کیوں نہیں ہو سکتا؟

جواب: اس لیے کہ افعال قلوب کے دو مفعول ہوتے ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا جائز نہیں

سوال: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور اسم کو پہلے فعل کا عمل دیا گیا تو دوسرے فعل کا مفعول ضمیر کیوں نہیں ہو سکتا؟

جواب: **حسبنی وحسبتهما الزيدان منطلقا** اس مثال میں حسب کے دو مفعول ہیں

یائے متکلم کی ضمیر اور **منطلقا**

حسبت کا ایک مفعول ہے **هما** ضمیر اور **الزيدان** پہلے فعل کا فاعل ہے

اب اگر **حسبت** کا دوسرا مفعول ضمیر لائی جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں وہ ضمیر واحد کی ہو گی

عبارت اس طرح ہو گی **حسبنی وحسبتهما اياه الزيدان منطلقا**

اس میں **حسبت** کا دوسرا مفعول **اياه** ضمیر واحد ہے اس میں خرابی یہ لازم آتی ہے کہ **حسبت** کے دونوں مفعول یا تو واحد ہوتے ہیں یا تثنیہ یا جمع یعنی دونوں مفعولوں میں مطابقت ضروری ہے مگر اس مثال میں پہلا مفعول **هما** ضمیر تثنیہ کی ہے جبکہ دوسرا مفعول **اياه** ضمیر واحد کی ہے تو مطابقت نہ ہونے کی وجہ سے ضمیر واحد نہیں لائی جاسکتی

دوسری صورت یہ ہے کہ **حسبت** کا دوسرا مفعول تثنیہ کی ضمیر ہو عبارت اس طرح ہو گی

حسبنی وحسبت هما اياهما الزيدان منطلقا اس مثال میں **حسبت** کے دو مفعول **هما** ضمیر اور **اياه**...

فَصْلٌ:

مَفْعُولُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ وَهُوَ كُلُّ مَفْعُولٍ حُذِفَ فَاعِلُهُ وَ أُقِيمَ هُوَ

مبتداء نفی جحد مجہول نائب فاعل مبتداء خبر مضاف الیہ، ماضی مجہول نائب فاعل ماضی مجہول تاکید

اس کا مفعول جس کے فاعل کو ذکر نہیں کیا گیا اور وہ ہر مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کیا گیا اور اس (مفعول) کو

مَقَامَهُ نَحْوُ: ضُرِبَ زَيْدٌ، وَحُكْمُهُ فِي تَوْحِيدِ فِعْلِه وَتَثْنِيَته وَجَمْعِه

مفعول فیہ ماضی مجہول نائب فاعل مبتداء مضاف الیہ معطوف معطوف

اس (فاعل) کے قائم مقام کیا گیا جیسے زید کو مارا گیا اور اس کا حکم اس کے فعل کو واحد لانے اور تثنیہ لانے اور جمع لانے

وَتَذْكِيرِه وَ تَأْنِيثِهِ عَلَى قِيَاسِ مَاعَرَفْتَ فِي الْفَاعِلِ.

معطوف معطوف ماضی معروف

اور مذکر و مؤنث لانے میں اس کے قاعدہ پر ہے جو تو نے فاعل میں جان لیا

سوال: مفعول مالم یسم فاعلہ کی تعریف کریں

جواب: **مفعول مالم یسم فاعلہ / نائب فاعل**

ہر وہ مفعول جس کے فاعل کو حذف کر کے اس مفعول کو فاعل کے قائمقام بنایا گیا ہو جیسے **نصر زیدعمروا** میں **زید** فاعل کو حذف کر کے **عمروا** مفعول کو **زید** کے قائمقام بنا دیا تو **عمروا** مفعول نائب فاعل ہو گیا

سوال: نائب فاعل کا حکم بیان کریں

جواب: نائب فاعل کا وہی حکم ہے جو فاعل کا ہے یعنی جہاں فاعل کے فعل کو واحد تثنیہ جمع مذکر اور مونث لایا جاتا ہے وہاں نائب فاعل کے فعل کو بھی واحد تثنیہ جمع مذکر اور مونث لایا جائے گا

فَصْلُ :

الْمُبْتَدَأُ وَالْخَبَرُ هُمَا اسْمَانِ مُجَرَّدَانِ عَنْ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ أَحَدُهُمَا مُسْنَدٌ إِلَيْهِ

خبر مبتداء معطوف مبتداء خبر صفت صفت مبتداء خبر

مبتداء اور خبر اور وہ دو اسم ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہیں ان میں سے ایک مسند الیہ ہے

وَيُسَمَّى الْمُبْتَدَأَ وَالثَّانِي مُسْنَدا بِهِ وَيُسمَّى الْخَبَرَ نَحْوُ: زَيْدٌ قَائِمٌ،

مضارع مجہول مفعول بہ معطوف معطوف مضارع مجہول مفعول بہ خبر مبتداء خبر

اور اس کو مبتداء کا نام دیا جاتا ہے اور دوسرا مسند بہ ہے اس کو خبر کا نام دیا جاتا ہے جیسے زید کھڑا ہے

وَالْعَامِلُ فِيهِمَا مَعْنَوِيٌّ وَهُوَ الِابْتِدَاء،

مبتداء خبر مبتداء خبر

اور ان دو میں عامل، معنوی ہے اور وہ ابتداء ہے

سوال: مبتداء اور خبر کی تعریف کریں بمع مثال بیان کریں

جواب: **مبتداء:** وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے **زید قائم**

اس مثال میں **زید** کے پیچھے کوئی عامل نہیں اور **زید** مسند الیہ بھی ہے اس لیے **زید** مبتداء ہے

خبر: وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند ہو جیسے **زید قائم**

اس مثال میں قائم کے پیچھے کوئی لفظی عامل نہیں اور **قائم** مسند ہے اس لیے **قائم** خبر ہے

وَأَصْلُ الْمُبْتَدَإِ أَنْ يَكُونَ مَعْرِفَةً، وَأَصْلُ الْخَبَرِ أَن يَكُونَ نَكِرَةً، وَالنَّكِرَة

مبتداء مضاف الیہ فعل ناقص خبر مبتداء مضاف الیہ فعل ناقص خبر مبتداء

اور مبتداء کی اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور خبر کی اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو اور نکرہ

إذَا وُصِفَتْ جَازَ أَنْ تَقَعَ مُبْتَدَأً نَحْوُ: قَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ

ماضی مجہول ماضی معروف مضارع معروف مفعول بہ مضاف الیہ مبتداء صفت خبر

جب موصوف ہو تو جائز ہے کہ وہ مبتداء واقع ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور ضرور ایمان والا غلام بہتر ہے مشرک سے

وَكَذَا إذَا تَخَصَّصَتْ بِوَجْهٍ اخرَ نَحْوَ: أَرَجُلٌ فِي الدَّارَ اَمْ امْرَأَةٌ مَا أَحَدٌ خَيْر منک

ماضی معروف صفت خبر مبتداء معطوف مبتداء خبر

اور اسی طرح جب وہ دوسری وجہ سے خاص ہو جائے جیسے کیا گھر میں مرد ہے یا عورت، کوئی ایک تجھ سے بہتر نہیں ہے

وَشَرٌّ أَهَرَّ ذا نابٍ ، وَفِي الدَّارِ رَجُلٌ، وَسَلَامٌ عَلَيْك.

مبتداء ماضی معروف مفعول بہ مضاف الیہ مبتداء مبتداء

اور برائی نے کتے کو بھونکایا اور گھر میں مرد ہے اور تجھ پر سلام ہے

سوال: مبتداء اور خبر کا عامل لفظی ہوتا ہے یا معنوی وضاحت کریں نیز یہ بتائیں کہ مبتداء اور خبر معرفہ ہوتے ہیں یا نکرہ؟

جواب: مبتداء اور خبر کا عامل ابتداء ہے جو کہ معنوی عامل ہے

مبتداء عام طور پر اور اصلا تو معرفہ ہوتا ہے مگر کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے اسی طرح خبر عام طور پر اور اصلا نکرہ ہوتی ہے مگر کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے

سوال: مبتداء کے نکرہ ہونے کی صورتیں بمع امثلہ بیان کریں

جواب: نکرہ جب مخصوصہ بن جائے تو مبتداء بن سکتا ہے نکرہ مخصوصہ کی کئی صورتیں ہیں

پہلی صورت: نکرہ کی جب صفت لائی جائے تو نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے تب نکرہ مخصوصہ کو مبتداء بنانا جائز ہے

صفت کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ لفظوں میں موجود ہو گی جیسے **لعبد مؤمن خير من مشرك** (ایمان والا غلام بہتر ہے مشرک سے)

یا مقدر ہو گی جیسے **شر اهر ذاناب** شر نے کتے کو بھونکایا

دوسری صورت: نکرہ کے متعلق متکلم کو علم ہو تو بھی نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **أرجل في الدار أم امرأة** کیا گھر میں مرد ہے یا عورت

متکلم کو علم ہے کہ گھر میں مرد و عورت میں سے کوئی نہ کوئی موجود ہے مگر مرد ہے یا عورت یہ معلوم نہیں

تیسری صورت: جب نکرہ ابہام کو دور کر دے تو بھی وہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **وما احد خير منك** تجھ سے بہتر کوئی نہیں

احد مبتداء ہے اس نے مخاطب سے کسی کے بہتر ہونے کا ابہام دور کر دیا یعنی مخاطب سے بہتر کوئی

نہیں

چوتھی صورت: خبر کو مبتداء سے پہلے لایا جائے تو بھی نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **فی الدار رجل** گھر میں مرد ہے

پانچویں صورت: متکلم کی طرف اضافت سے بھی نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **سلام علیک** تجھ پر سلام ہے

اس میں **سلام** کی اضافت متکلم کی طرف ہے یعنی متکلم سلام کر رہا ہے

وَإِنْ كَانَ أَحَدُ الِاسْمَيْنِ مَعْرِفَةً وَالْاخَرُ نَكِرَةً فَاجْعَلِ الْمَعْرِفَةَ مُبْتَدَأً

فعل ناقص اسم مضاف الیہ خبر معطوف معطوف امر معروف مفعول بہ مفعول بہ

اور اگر دو اسموں میں سے ایک معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتداء بنا

وَ النَّكِرَةَ خَبَرًا أَلْبَتَّةَ كَمَا مَرَّ، وَإِنْ كَانَا مَعْرِفَتَيْنِ فَاجْعَلْ أَيَّهُمَا شِئْتَ مُبْتَدَأً

معطوف معطوف مفعول مطلق ماضی معروف فعل ناقص خبر امر معروف مفعول بہ ماضی معروف مفعول بہ

اور نکرہ کو یقیناً خبر بنا جیسا کہ گزرا اور اگر وہ دو معرفہ ہوں تو ان میں سے جس کو چاہے مبتداء بنا

وَالْاخَرَ خَبَرًا نَحْوَ: اَللّٰهُ تَعَالَى إِلٰهُنَا وَمُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا وَادَمُ أَبُونَا،

معطوف معطوف خبر مبتداء خبر مبتداء خبر مبتداء خبر

اور دوسرے کو خبر جیسے اللہ تعالیٰ ہمارا معبود ہے اور محمد ہمارے نبی ہیں اور آدم ہمارے باپ ہیں

وَقَدْ يَكُونُ الخَبْرُ جملةً اِسْمِيةً نَحْوُ: زَيْدٌ أَبُوهُ قَائِمٌ أَوْ فِعْلِيَّةً نَحْوُ: زَيْدٌ قَامَ أَبُوهُ،

فعل ناقص اسم خبر صفت خبر مبتداء مبتداء خبر معطوف خبر مبتداء ماضی معروف فاعل

اور کبھی خبر، جملہ اسمیہ ہوتی ہے جیسے زید کا باپ کھڑا ہے یا فعلیہ جیسے زید کا باپ کھڑا ہوا

أَوْ شَرْطِيَّةً نَحْوُ:زَيْدٌ اِنْ جَاءَنِي فَأَكْرَمْتُه أَوْظَرْفِيَّةً نَحْوُ زَيْدٌ خَلْفَك وَعَمْرٌو فِي الدَّارِ

معطوف خبر مبتداءماضی معروف ماضی معروف معطوف مبتداء مفعول فیہ مبتداء

یاشرطیہ جیسے زید اگر میرے پاس آیاتو میں اس کی عزت کروں گا یاظرفیہ جیسے زید تیرے پیچھے ہے اور عمرو گھر میں ہے

وَالظَّرْفُ مُتَعَلِّقٌ بِجُمْلَةٍ عِنْدَ الْأَكْثَرِ وَهِيَ اسْتَقَرَّ مَثَلًا تَقُولُ: زَيْدٌ فِي الدَّارِ

مبتداء خبر مفعول فیہ مضاف الیہ مبتداء ماضی معروف مضارع معروف مبتداء

اور ظرف، جملہ کے متعلق ہوتا ہے اکثر کے نزدیک اور وہ استقر ہے مثال کے طور پر تو کہے گا زید گھر میں ہے

تَقْدِيرُه زَيْد اسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ، وَلَا بُدَّ فِي الْجُمْلَةِ مِنْ ضَمِيرٍ يَعُودُ إلَى الْمُبْتَدَأِ

مبتداء مبتداء ماضی معروف لا کا اسم مضارع معروف

اس کی اصل (عبارت) ہے زید گھر میں ٹھہرا اور جملہ میں ضروری ہے ایسی ضمیر جو مبتداء کی طرف لوٹے

كَالْهَاءِ فِي مَا مَرَّ، وَ يَجُوزُ حَذْفُهُ عِنْدَ وُجُودِ قَرِينَةٍ نَحْوُ:

ماضی معروف مضارع معروف فاعل مفعول فیہ مضاف الیہ مضاف الیہ خبر

جیسے ھاء اس میں جو گزرا اور اس کا حذف جائز ہے قرینہ کے پائے جانے کے وقت جیسے

السَّمْنُ مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ وَالْبُرّ الْكُرّ بِسِتِّينَ دِرْهَمًا وَقَدْ يَتَقَدَّمُ الْخَبَرُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ

مبتداء خبر مبتداء مبتداء مضارع معروف فاعل

گھی دو من ایک درھم کے بدلے ہے اور گندم ایک کر ساٹھ درھم کے بدلے ہے اور کبھی خبر مقدم ہوتی ہے مبتداء پر

نَحْوُ: فِي الدَّارِ زَيْدٌ وَيَجُوز لِلْمُبْتَدَأ الْوَاحِدأَخْبَارٌ كَثِيرَةٌ نَحْوُ: زَيْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَاقِلٌ

خبر مبتداء مضارع معروف صفت فاعل صفت خبر مبتداء خبر خبر خبر

جیسے گھر میں زید ہے اور ایک مبتداء کے لیے بہت خبریں جائز ہیں جیسے زید علم والا ہے فضیلت والا ہے عقل والا ہے

سوال: جملہ میں دو اسم ہوں اور دونوں معرفہ تو مبتداء کس کو اور خبر کس بنایا جائے گا؟

جواب: دونوں میں سے کسی کو بھی مبتداء اور خبر بنایا جاسکتا ہے

جیسے الله الهنا محمد نبينا آدم ابونا

سوال: خبر مفرد ہوتی ہے یا جملہ بھی خبر بن سکتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کریں

جواب: خبر جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے جیسے زيد ابوه قائم

جملہ فعلیہ بھی ہوتی ہے جیسے زيد قام ابوه جملہ شرطیہ بھی ہوتی ہے جیسے زيد ان جاءنی فاكرمته جملہ ظرفیہ بھی ہوتی ہے جیسے زيد خلفک۔خلفک جملہ محذوفہ کے متعلق ہے یعنی استقر فعل کا مفعول فیہ ہے

دوسری مثال زیدفی الدار اس میں فی الدار بھی جملہ محذوفہ یعنی استقر فعل کے متعلق ہے

سوال: خبر میں مبتداء کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا ہونا شرط ہے یا نہیں؟

جواب: اگر خبر جملہ ہو تو مبتداء کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا جملہ میں ہونا شرط ہے جیسے **زید ابوہ قائم** میں **ابوہ** کی **ہ** ضمیر

سوال: خبر کو مبتداء پر مقدم کرنا کب جائز اور کب واجب ہے؟

جواب: عام طور پر مبتداء پہلے اور خبر بعد میں ہوتی ہے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ خبر پہلے اور مبتداء بعد میں ہو

اگر مبتداء نکرہ غیر مخصوصہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہے جیسے **فی الدار رجل**

اگر مبتداء معرفہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا جائز ہے جیسے **رجل زید** مرد تو زید ہے

سوال: چند چیزیں مبتداء ہو سکتی ہیں اسی طرح چند چیزیں خبر ہو سکتی ہیں یا نہیں مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب: چند چیزیں مبتداء ہو سکتی ہیں مگر شرط یہ ہے کہ درمیان میں حرف عطف ہو جیسے **الاسم والفعل والحرف کلمات** اسم اور فعل اور حرف کلمیں ہیں

اسی طرح چند چیزیں بھی خبر ہو سکتی ہیں جیسے **زید عالم فاضل عاقل** زید علم والا ہے فضیلت والا ہے عقل مند ہے

البتہ متعدد خبروں کے لیے درمیان میں حرف عطف ضروری نہیں

وَاعْلَمْ أَنَّ لَهُمْ قِسْمًا اخَرَ مِنْ الْمُبْتَدَأِ لَيْسَ مُسْنَدًا إِلَيْهِ، وَهُوَ صِفَةٌ

امر معروف اسم صفت فعل ناقص خبر مبتداء خبر

اور آپ جان لو کہ ان (نحویوں) کی ایک دوسری قسم ہے مبتداء کی جو مسند الیہ نہیں اور وہ ایسی صفت ہے

وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ نَحْوُ: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ أَوْ بَعْدَ حَرْفِ الِاسْتِفْهَامِ نَحْو:

ماضی معروف مفعول فیہ مضاف الیہ خبر مبتداء فاعل مفعول فیہ مضاف الیہ مضاف الیہ

جو حرف نفی کے بعد واقع ہوئی جیسے زید کھڑا نہیں ہے یا حرف استفھام کے بعد جیسے

أَقَائِمٌ زَيْدٌ؟ بِشَرْطِ أَنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةَ اسْمًا ظَاهِرًا نَحْوُ: مَا قَائِمٌ الزَّيْدَانِ

مبتداء فاعل مضارع معروف فاعل مفعول بہ صفت خبر مبتداء فاعل

کیازید کھڑا ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ صفت رفع دے اسم ظاہر کو جیسے دوزید نہیں کھڑے اور کیادوزید کھڑے ہیں

وَأَقَائِمٌ الزَّيْدَانِ؟، بِخِلَاف مَاقائِمَانِ الزَّيْدَانِ.

مبتداء فاعل مضاف الیہ

ماقائمان الزیدان کے برخلاف (ماقائمان الزیدان میں ایسا نہیں)

سوال: مبتداء کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں تعریفات بمع امثلہ بیان کریں

جواب: مبتداء کی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم: وہ مبتداء جس کی خبر بھی ہو جیسے **زید قائم**

دوسری قسم: وہ مبتداء جس کی خبر نہ ہو جیسے **ما قائم زید**

سوال: مبتداء کی دوسری قسم کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں بمع امثلہ بیان کریں

جواب: دو صورتیں ہیں

پہلی صورت: مبتداء صفت ہو حرف نفی کے بعد واقع ہو اور اسم کو رفع دے جیسے **ما قائم زید**

دوسری صورت: مبتداء صفت ہو اور ہمزہ استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم کو رفع دے جیسے **أقائم زید**

فَصْل:

خَبَرُ إِنَّ وَ أَخَوَاتِهَا وَهِيَ أَنَّ وَكَاَنَّ وَلَكِنَّ وَلَيْتَ وَلَعَلَّ، فَهَذِهِ الْحُرُوفُ

مبتداء مضاف الیہ معطوف مبتداء خبر معطوف معطوف معطوف معطوف مبتداء

ان اور اس کے اخوات کی خبر اور وہ ان، کان لکن لیت اور لعل ہیں تو یہ حروف

تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ فَتَنْصِبُ الْمُبْتَدَأَ وَ يُسَمَّى اِسْمَ إِنَّ

مضارع معروف معطوف مضارع معروف مفعول بہ مضارع مجہول مفعول بہ مضاف الیہ

مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں تو مبتداء کو نصب دیتے ہیں

وَ تَرْفَعُ الْخَبَرَ وَ يُسَمَّى خَبَرَ إِنَّ ، فَخَبَرُ إِنَّ هُوَ الْمُسْنَدُ

مضارع معروف مفعول بہ مضارع مجہول مفعول بہ مضاف الیہ مبتداء مضاف الیہ مبتداء خبر

اور اس کو ان کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور اس کو ان کی خبر کا نام دیا جاتا ہے تو ان کی خبر بے شک وہ مسند ہے

بَعْدَ دُخُولِهَا نَحْوُ: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، وَحُكْمُهُ فِي كَوْنِهِ مُفْرَدًا أَوْ جُمْلَةً أَوْ مَعْرِفَةً

مفعول فیہ مضاف الیہ خبر حرف مشبہ اسم خبر مبتداء کون کی خبر معطوف معطوف

اس کے داخل ہونے کے بعد جیسے بے شک زید کھڑا ہے اور اس کا حکم اس کے مفرد یا جملہ یا معرفہ

أَوْ نَكِرَةً كَحُكْمِ خَبَرِ الْمُبْتَدَأِ، وَلَا يَجُوزُ تَقْدِيمُ إِخْبَارِهَا عَلَى أَسْمَائِهَا

معطوف مضاف الیہ مضاف الیہ مضارع معروف فاعل مضاف الیہ

یا نکرہ ہونے میں مبتداء کی خبر کے حکم کی طرح ہے اور ان کی خبروں کو مقدم کرنا جائز نہیں ان کے اسموں پر

إِلَّا إِذَا كَانَ ظَرْفًا نَحْو: إِنَّ فِي الدَّارِ زَيْدًا لِمَجَالِ التَّوَسُّعِ فِي الظُّرُوف.

فعل ناقص خبر خبر حرف مشبہ اسم مضاف الیہ

مگر جب وہ ظرف ہو جیسے بے شک گھر میں زید ہے ظروف میں وسعت کی گنجائش کی وجہ سے

سوال: حروف مشبہ بالفعل کتنے اور کون کون سے ہیں کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں **ان ان کان لکن لیت لعل**

مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو نصب خبر کو رفع دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو حروف مشبہ بالفعل کی خبر کہا جاتا ہے جیسے **زید قائم**

یہ مبتداء اور خبر ہیں جب ان سے پہلے مثلاً **ان** آئے گا تو **زید** منصوب ہو گا اور **قائم** مرفوع ہی رہے گا **ان زیدا قائم**

زیدا کو **ان** کا اسم اور **قائم** کو **ان** کی خبر کہیں گے

سوال: حروف مشبہ بالفعل کے اسم اور خبر کی پہچان مثال کے ساتھ واضح کریں

جواب: حروف مشبہ بالفعل کے بعد جو مسند الیہ ہو وہ حروف مشبہ بالفعل کا اسم ہو گا اور منصوب ہو گا اور جو مسند ہو گا وہ حروف مشبہ بالفعل کی خبر ہو گی اور مرفوع ہو گا جیسے **ان اللہ رحیم**

اس مثال میں **ان** کے بعد مسند الیہ اللہ ہے تو **اللہ ان** کا اسم ہے اور **رحیم** مسند ہے اس لیے وہ **ان** کی خبر ہے

سوال: حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم بیان کریں

جواب: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم وہی ہے جو مبتداء کی خبر کا ہے یعنی جہاں مبتداء کی خبر کو مفرد جملہ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث معرفہ اور نکرہ لایا جاتا ہے وہاں حروف مشبہ بالفعل کو بھی مفرد جملہ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث معرفہ اور نکرہ لایا جاتا ہے

سوال: مبتداء کی خبر اور حروف مشبہ بالفعل کی خبر میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ اگر فرق ہے تو مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب: صرف ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ مبتداء کی خبر کو مبتداء سے پہلے لانا جائز ہے جبکہ حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو ان کے اسم سے پہلے لانا جائز نہیں جیسے **زید قائم** کو **قائم زید** بھی کہہ سکتے ہیں مگر **ان زیدا قائم** کو **ان قائم زیدا** نہیں کہہ سکتے

البتہ حروف مشبہ بالفعل کی خبر اگر ظرف ہو یعنی جار مجرور ہو یا ظرف زمان و مکان ہو تو اسم سے پہلے آسکتی ہے اس لیے کہ ظرف میں بہت وسعت ہوتی ہے ظرف جملہ میں کہیں بھی آسکتا ہے جیسےان فی الدار زیدا

فَصْلٌ:

اسْمُ كَانَ وَأَخَوَاتِهَا وَهِيَ صَار وَأَصْبَحَ وَأَمْسَى وَأَضْحَى وَظَلَّ وَبَاتَ وَرَاحَ وَاضَ

مبتداء مضاف الیہ معطوف مبتداء خبر معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف

کان اور اس کے اخوات کا اسم اور وہ صار اور اصبح اور امسی اور اضحی اور ظل اور بات اور راح اور آض

وَعَادَ وَغَدَا وَمَازَالَ وَمَابَرِحَ وَمَا فَتِيَ وَمَاانْفَكَّ وَمَادَامَ وَلَيْسَ، فَهَذِهِ الْأَفْعَالُ

معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف معطوف مبتداء مضارع معروف

اور عاد اور غدا اور مازال اور مابرح اور مافتئ اور ماانفک اور مادام اور لیس ہیں تو یہ افعال

تَدْخُلُ أَيْضًا عَلَى الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ فَتَرْفَعُ الْمُبْتَدَأَ وَ يُسَمَّى اسْمَ كَانَ

مفعول مطلق معطوف مضارع معروف مفعول بہ مضارع مجہول مفعول بہ

بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں تو مبتداء کو رفع دیتے ہیں اور اس کو کان کا اسم نام دیا جاتا ہے

وَتَنْصِبُ الْخَبَرَ وَ يُسَمَّى خَبَرَ كَان، فَاسْمُ كَانَ هُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ

مضارع معروف مفعول بہ مضارع مجہول مفعول بہ مضاف الیہ مبتداء مضاف الیہ مبتداء خبر

اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اس کو کان کی خبر کا نام دیا جاتا ہے تو کان کا اسم وہ مسند الیہ ہے

بَعْدَ دُخُولِهَا نَحْو: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا، وَيَجُوزُ فِي الْكُلِّ تَقْدِيمُ اَخْبَارِهَا عَلَى أَسْمَائِهَا

مفعول فیہ مضاف الیہ فعل ناقص اسم خبر مضارع معروف فاعل مضاف الیہ

اس کے داخل ہونے کے بعد جیسے زید کھڑا تھااور سب میں جائز ہے ان کی خبروں کو مقدم کرناان کے اسموں پر

نَحْوُ :كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ وَعَلَى نَفْسِ الْأَفْعَالِ أَيْضًا فِي التِّسْعَةِ الْأُوَلِ نَحْو: قَائِمًا

فعل ناقص خبر اسم مضاف الیہ مفعول مطلق صفت خبر خبر

جیسے کھڑا زید تھاخود افعال پر بھی پہلے نو میں جیسے کھڑا تھازید اور وہ جائز نہیں ان میں جن کے شروع میں ماہے

كَانَ زَيْدٌ، وَ لَا يَجُوزُ ذَلِكَ فِيمَا فِي أَوَّلِهِ مَا فَلَا يُقَالُ: قَائِمًا مَازَال زَيْدٌ،

فعل ناقص اسم مضارع معروف فاعل مضارع مجہول خبر فعل ناقص اسم

وَفِي لَيْسَ خِلَافٌ، وَبَاقِي الْكَلَامِ فِي هَذِهِ الْأَفْعَالِ يَجِيءُ فِي الْقِسْمِ الثَّانِي

مبتداء مبتداء مضاف الیہ مضارع معروف صفت

تو نہیں کہا جائے گا کھڑا ہمیشہ زید ہے اور لیس میں اختلاف ہے اور باقی کلام ان افعال کے بارے میں دوسری قسم میں آئے گا

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

ماضی معروف فاعل

اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا

سوال: افعال ناقصہ کتنے اور کون کون سے ہیں کیا عمل کرتے ہیں نیز ان کے معانی بھی بتائیں

جواب: افعال ناقصہ سترہ ہیں

کان(تھا۔ ہو گیا) صار (ہو گیا) ظل(ہو گیا) بات(ہو گیا)

اصبح(ہو گیا۔ صبح کے وقت ہو گیا) اضحی(دوپہر کے وقت ہو گیا۔ ہو گیا)

امسی(ہو گیا۔ شام کے وقت ہو گیا) راح اض عاد غدا مابرح(ہمیشہ)

ما فتئ(ہمیشہ)ماانفک(ہمیشہ) ما زال(ہمیشہ) مادام(ہمیشہ)لیس(نہیں ہے)

افعال ناقصہ کا عمل

مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو افعال ناقصہ کا اسم اور خبر کو افعال ناقصہ کی خبر کہا جاتا ہے جیسے کان اللہ رحیما

سوال: افعال ناقصہ کے اسم اور خبر کی پہچان مثال کے ساتھ واضح کریں

جواب: افعال ناقصہ کے بعد جو مسند الیہ ہو وہی اسم ہو گا اور مرفوع ہو گا اور جو مسند ہو گا وہ خبر ہو گی اور منصوب ہو گا جیسے کان اللہ رحیما میں اللہ مسند الیہ ہے اس لیے یہ اسم ہو گا اور رحیما مسند ہے اس لیے یہ خبر ہے

سوال: افعال ناقصہ کی خبر کو اسم پر اور افعال ناقصہ پر مقدم کیا جا سکتا ہے یا مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب: افعال ناقصہ کی خبر کو اسم پر مقدم کیا جاسکتا ہے جیسے **كان قائما زيد**

البتہ نو افعال ناقصہ پر بھی خبر کو مقدم کیا جاسکتا ہے جیسے **قائما كان زيد**

اور **ما** والے افعال ناقصہ پر خبر کو مقدم نہیں کیا جاسکتا ہے یوں نہیں کہہ سکتے **قائما مازال زيد**

ليس میں اختلاف ہے سیبویہ کے نزدیک **ليس** سے پہلے خبر نہیں لائی جاسکتی اور اکثر بصریوں کے نزدیک **ليس** سے پہلے خبر کو لایا جاسکتا ہے

فَصْلٌ:

اسْمُ مَا وَلَاالْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ وَهُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ بَعْدَ دُخُولِهِمَا نَحْو:

خبر مبتد مضاف الیہ صفت مبتداء خبر مفعول فیہ مضاف الیہ

ماولا المشبھتان بلیس کا اسم اور وہ مسند الیہ ہے ان دو کے داخل ہونے کے بعد جیسے زید کھڑا نہیں ہے اور کوئی مرد تجھ سے افضل نہیں ہے

مَا زَيْدٌ قَائِمًا وَلَارجلٌ أَفْضَلَ مِنْك، وَيَخْتَصّ لَابِالنَّكِرَةِ وَيَعُمُّ مَا بِالْمَعْرِفَة وَالنَّكِرَة

اسم خبر اسم خبر مضارع معروف فاعل مضارع معروف فاعل معطوف

اور لا، نکرہ کے ساتھ خاص ہوتا ہے اور ما، عام ہوتا ہے معرفہ اور نکرہ کے ساتھ

سوال: **ماولا المشبهتان بليس** کا عمل بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ **ماولا** کو **ليس** کے مشابہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: **ماولا المشبهتان بليس** مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے جیسے **ما زيد قائما لا زيد قائما**

ماولا کو لیس کے مشابہ کہنے کی وجہ

ماولا کو **لیس** کے مشابہ کہنے کی دو وجہیں ہیں

پہلی وجہ: جیسے **لیس** مبتداء اور خبر پر داخل ہوتا ہے اسی طرح **ماولا** بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں

دوسری وجہ: جیسے **لیس** موجودہ زمانے میں نفی کے لیے آتا ہے اسی طرح **ماولا** بھی زمانہ حال میں نفی کے لیے آتے ہیں

سوال: **ماولا المشبهتان بليس** کے اسم اور خبر کی پہچان بیان کریں نیز **ما** اور **لا** کے درمیان فرق کو مثالوں کے ساتھ واضح کریں

جواب: **ماولا المشبهتان بليس** کے بعد جو اسم مسند الیہ ہو گا وہ ان کا اسم ہو گا اور جو مسند ہو گا وہ خبر ہو گا

ما اور لا کے درمیان فرق

ما صرف معرفہ پر داخل ہوتا ہے جیسے **ما زید قائما** جبکہ **لا** معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے **لا رجل قائما**

دوسرا فرق

ما حال میں نفی کے لیے آتا ہے جبکہ **لا** مطلقا نفی کے لیے آتا ہے

تیسرا فرق

ما کی خبر پر باء داخل کرنا جائز ہے جیسے **ما زید بقائم**

جبکہ **لا** کی خبر پر باء داخل کرنا جائز نہیں یوں نہیں کہہ سکتے **لا زید بقائم**

فَصْلٌ:

خَبَرُ لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ وَهُوَ الْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُولِهَا نَحْوُ: لَا رَجُلَ قَائِمٌ

خبر مبتداء مضاف الیہ مضاف الیہ مبتداء خبر مفعول فیہ مضاف الیہ خبر اسم خبر

لائے نفی جنس کی خبر اور وہ مسند ہے اس کے داخل ہونے کے جیسے کوئی مرد کھڑا نہیں

سوال: لائے نفی جنس کا عمل بیان کریں نیز لائے نفی جنس کے اسم اور خبر کی پہچان مثال کے ساتھ واضح کریں

جواب: لائے نفی جنس ، مبتداء اور خبر پر داخل ہوتا ہے مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے لائے نفی جنس کا اسم جنس اور مسند الیہ ہوتا ہے اور خبر مسند ہوتی ہے جیسے **لا رجل قائم**